إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
رحمۃ اللہ علیہ

17
8-9

سُلطان کا سجدہ شکر

مسلطان نور الدین زنگیؒ کے قیام دمشق کے زمانے میں اس کے بہت سے امراء وہاں آباد ہو گئے تھے اور انہوں نے املاک اور جائدادیں حاصل کر لی تھیں اور اپنے پڑوسی زمینداروں اور مالکوں پر بڑی زیادتیاں کرتے تھے قاضی کمال الدین کی عدالت میں استغاثوں اور دعوؤں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی قاضی صاحب امراء کی تو کوئی رعایت نہ کرتے اور ان کے مقابلہ میں بے لاگ انصاف کرتے تھے۔ لیکن امیر الامراء اسد الدین شیر کوہ کے جاہ و اقتدار کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی میں انہیں دشواری پیش آتی تھی۔ انہوں نے نور الدین زنگیؒ کو ادھر توجہ دلائی اس نے امراء کے مقدمات کی سماعت کے لئے دار العدل کے نام سے ایک خاص عدالت قائم کی اور اس میں خود بیٹھنا شروع کر دیا اسد الدین کو معلوم ہو گیا کہ یہ اہتمام صرف اسی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اس نے اپنے تمام ماتحت امراء کو بلا کر ان سے کہا کہ میرے علاوہ قاضی کمال الدین کو اور کسی سے مزاحمت کا خطرہ نہیں ہے اور یہ عدالت صرف میری وجہ سے قائم ہوئی ہے۔ اگر تم میں سے کسی کے باعث مجھ کو عدالت میں حاضر ہونا پڑا تو اس کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ جن جن لوگوں کے ساتھ تمہارے تنازعات ہوں ابھی جا کر ان کا فیصلہ کر لو اور جس قیمت پر بھی ہو سکے۔ مدعیوں کو رضامند کر و خواہ اس میں میری کل املاک میرے ہاتھ سے نکل جائے امراء نے کہا اگر ان لوگوں کو اس کی خبر ہو جائیگی تو وہ مطالبہ میں بڑی زیادتی کریں گے۔ اسد الدین نے کہا کچھ بھی ہو میری کل املاک کا ہاتھوں سے نکل جانا میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ نور الدین مجھ کو ظالم سمجھے اور زمرۂ عوام میں شامل کر لے اس حکم پر تمام امراء کو اپنے اپنے فریقوں کو رضامند کرنا پڑا اور دار العدل میں اس کے خلاف ایک مقدمہ بھی پیش نہ ہو سکا۔ دو تین دن عدالت میں بیٹھنے کے بعد نور الدین نے قاضی کمال احمد سے کہا کہ اسد الدین کے خلاف کوئی مدعی نظر نہیں آتا۔ اس وقت کمال الدین نے پورا واقعہ بیان کیا یہ سن کر نور الدین سجدہ شکر بجا لایا اور کہا خدا کا شکر ہے کہ میرے ساتھی خود ہی انصاف کر لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے ان کو میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(تاریخ اسلام ندوی صفحہ ۲۷۳/ج ۲)

زیر نگرانی
قائد جمعیت مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہ

سرپرست
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور

ایڈیٹر
زاہد الراشدی

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور

مسئلہ ختمِ نبوت

علم و عقل کی روشنی میں



(قسط نمبر ۱)

نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا رشد و اعتبار سے اس معنی میں یکسانیت رکھتا ہے۔ کہ اس تمام سلسلہ میں انبیاء کی بعثت اور ان کی تعلیم و تبلیغ جغرافیائی حدود میں محدود رہی۔ یعنی آپؐ کی بعثت سے قبل جس قوم اور جس علاقہ میں ظلمت و فساد پھیل جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی ہدایت کے لئے اسی مخصوص علاقہ اور اسی مخصوص قوم میں سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا تاکہ یہ نبی ان لوگوں کو فتنہ فساد کے بجائے صلاح و فلاح کی تبلیغ کرے۔ رجوع الی اللہ کے طور و طریقے بتائے۔ فتنہ و فساد کے المناک نتائج سے ان کو آگاہ کرے۔ اور آخرت کے خوفناک عذاب سے ان کو ڈرائے ساتھ ساتھ عمل صالح کے نتائج اور اثرات سے بھی ان کو مطلع کرے۔ اس لئے بعض اوقات ایک ہی وقت میں متعدد انبیاء کی بعثت ہوئی اور ہر نبی نے اپنے علاقہ اور اپنی قوم میں فریضہ رسالت ادا کیا۔ لیکن انسانی آبادی بڑھ رہی تھی اور مختلف اقوام و ممالک ایک دوسرے کے قریب آرہے تھے۔ تو دوسری طرف وہ حلقۂ دعوۃ و ارشاد جو اپنے آغاز میں جغرافیائی حدود میں محدود و محصور تھا۔ آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وسعت گیر ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے ایک عالمگیر اور مختتم پیامِ الٰہی کی ضرورت تھی۔ جو پوری نوعِ انسانی کے لئے دستور العمل بن سکے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ کی ربوبیت و رحمت کا تقاضا ہوا کہ اپنے آخری رسول کے ذریعہ نوعِ انسانی پر اپنی نعمت کی تکمیل کردی جائے۔ اسی خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری نوعِ انسانی کی طرف مبعوث فرمایا

مسئلہ کے اس پہلو کی تعبیر یوں بھی کی جا سکتی ہے۔ کہ پروردگار عالم نے جب عالم کی بنیاد رکھی تو قصرِ نبوت کی پہلی اینٹ بھی رکھدی۔ یعنی عالم میں جس کو خلیفہ بنایا اسی کو قصرِ نبوت کی خشتِ اوّل قرار دیا۔ ادھر عالم تدریج پھیلتا رہا۔ ادھر قصرِ نبوت کی تعمیر ہوتی رہی آخرکار عالم کو جس نقطۂ عروج پر پہنچنا مقدر فرمایا تھا۔ جب وہاں پہنچ گیا۔ تو قصرِ نبوت بھی اپنے جملہ محاسن و خوبیوں کیساتھ مکمل ہوگیا۔ اور اس لئے ضروری ہوا کہ جس طرح عالم کی ابتدار میں رسولوں کی بعثت کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس کی انتہا پر رسولوں کے خاتمہ کا بھی اعلان کر دیا جائے تاکہ قدیم سنت کے مطابق آئندہ کوئی شخص رسولوں کی آمد کا انتظار نہ کرے چنانچہ رسولوں کی بعثت کے متعلق قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا :-

یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم
یقصون علیکم ایاتی فمن اتقیٰ و
اصلح فلا خوف عَلَیہِمْ وَلَا ھُمْ
یَحزَنُوْنَ۔

اے آدم کی اولاد (تمہارے) پاس تم میں سے ہی رسول آویں گے جو میری آیتیں پڑھ کر تمہیں سنائیں گے۔ جس نے تقویٰ کی راہ اختیار کی اور نیک رہا تو اس پر نہ گذشتہ کا خوف اور نہ آئندہ کا غم

اس اعلان کے مطابق خدا کی زمین پر بہت سے انبیاء آئے اور ان کے آنے کی غرض و غایت بھی معلوم ہوگئی۔ کہ اصلاح و تقویٰ اور تعلق بین الخالق والمخلوق درست کرنے کے لئے ان کی بعثت ہوتی رہی۔ مگر اس دوران کسی نے خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ہر رسول نے اپنے بعد دوسرے رسول کے آنے کی بشارت دی حتیٰ کہ وہ زمانہ آگیا۔ جب کہ اسرائیلی سلسلہ کے آخری رسول نے اسماعیلی سلسلہ کے اس رسول کی بشارت دی۔ جس کا اسم مبارک احمد تھا۔ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔

عالم جس کا منتظر تھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس کی بشارت دی تھی۔ اس رسول نے دنیا میں آکر ایک نیا اعلان کیا جو پہلے کسی نبی نے نہیں کیا تھا۔ اور وہ اعلان یہ تھا کہ میں آخری نبی ہوں۔ اور خود عالم کا زمانہ بھی آخری ہے۔ پہلے عالم کی عمر میں وسعت تھی اور نبوت و رسالت کے تقرر پر گنجائش بھی کافی تھی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام برابر آتے رہے۔ لیکن اب دنیا کی عمر ہی اتنی نہیں رہی کہ اس میں اور تقرر کی گنجائش ہوتی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت اس طرح نزدیک ہے جس طرح یہ دونوں انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔

یعنی جیسا ان آپس میں اتصال ہے درمیان میں کوئی اور چیز حائل نہیں۔ اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان بھی اتصال ہے۔ اب نبوت ختم ہو چکی ہے۔ نبی کوئی نہیں پیدا ہوگا البتہ قیامت آئے گی۔ اس کی آمد یقینی اور طے شدہ امر ہے۔ اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح عالم کی ابتدار میں انبیاء کی بعثت کی خبر دی۔ اس کی انتہا پر ختم نبوت کا اعلان بھی کر دیا۔

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیۃ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنیوالے آخری نبی ہیں۔

تو اب اگر اس روحانی نشو و ارتقار کے لئے ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ختم نبوۃ کو وابستہ نہ سمجھا جائے اور اجرائے نبوت کے من گھڑت اور خود تراشیدہ عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت ہی وقوع پذیر تسلیم کی جا سکتی ہے۔

(۱) ایک یہ کہ سلسلہ نبوت و رسالت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوا بلکہ اس سے آگے مزید ترقی و کمال کی راہ پر گامزن ہے۔ تا آنکہ اس حدِ کمال کو پہنچ جائے۔ جس کے بعد کسی تکمیل کی حاجت نہ رہے۔

(۲) دوسری صورت یہ کہ اس سلسلہ کے آغاز نے جو ترقی کی راہ اختیار کی ہے وہ تنزل کی جانب مائل ہو جائے اور یہ پیغام کسی طرح بھی سزاوندہ تکمیل نہ ہو سکے۔

(۳) تیسری شکل یہ ہے کہ جو سلسلہ ایک خاص حیثیت میں روبہ ترقی ہے وہ جب حدِ کمال کو پہنچ جائے تو پھر کمال صورتِ زوال اختیار کرے۔ یا یوں کہدیجئے کہ حدِ کمال آغاز کی جانب لوٹ آئے۔ اور تحصیل حاصل کا منظر پیش کرے۔ لیکن آخری دو صورتیں ایک غیر معقول بلکہ فطری تقاضے کے بھی خلاف ہیں۔

(۱) پہلی صورت تو اسلئے کہ یہ خدا تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت اور صفت رحمت کے خلاف ہے۔ کہ جس رشد و ہدایت کی ابتدا فرمائی اس کی تکمیل نہ فرمائی۔

(۲) دوسری صورت اسلئے کہ تکمیل ایسی حقیقت کا نام ہے جس کے بعد اس سلسلہ کی ضرورت باقی رہے نہ طلب و رشد و ہدایت اور پیغام حق جیسی روشن شے کے پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد اس کو ابتدا سے پھر دھرانا ایسی بے معنی بات اور تحصیلِ حاصل ہے۔ جسے حق تعالیٰ کی صفت حکمت سے کوئی مناسبت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند و برتر ہے۔

باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۷ | جمعہ ۶/۱۳ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ مطابق ۸/۱ مارچ ۱۹۷۴ء قیمت فی پرچہ ۵۰/ پیسے | شمارہ ۸/۹

تصویر کا دوسرا رُخ

مسلم سربراہوں کی سہ روزہ لاہور کانفرنس متعدد کھلے اور بند اجلاسوں طویل بحث وتمحیص اور قائدین کی تقاریر کے بعد قراردادوں، فیصلوں اور اعلانِ لاہور کے اجراء کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔

"لاہور کانفرنس" کے بارے میں جن توقعات کا اظہار کیا جاتا رہا ہے، وہ کہاں تک پوری ہوئی ہیں اس کا اندازہ کانفرنس کے اعلانات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے تاہم یہ بات انتہائی اطمینان بخش ہے کہ تمام مسلم راہنماؤں نے اخوت و محبت کے ماحول میں عالمِ اسلام کے مسائل کا جائزہ لیا۔ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھنے کی کوشش کی اور باہمی ارتباط کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کیا۔ مسلم قائدین کا اس انداز سے مل بیٹھنا ہی اتحاد عالمِ اسلام کی طرف ایک اہم قدم ہے اور اس سے یقیناً ملت اسلامیہ کو ایک پلیٹ فارم پر منظم دیکھنے کے خواہشمند حضرات کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے مسلم قائدین کے ارشادات سے یہ بات بھی بخوبی محسوس ہوتی ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی مشکلات کے حقیقی اسباب و علل اور عالمِ اسلام کے بنیادی مسائل اب مسلم سربراہوں پر زیادہ اوجھل نہیں رہے۔ مسلم قائدین کی تقاریر میں ۱۔ امپیریلزم اور کمیونزم کے جواب میں اسلام کا ذکر ۲۔ دو بڑے بلاکوں کے تسلط سے آزاد "تیسری دنیا" کا تصور ۳۔ ملت اسلامیہ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کا عزم ۴۔ اتحاد و اخوت کی منزل کی جانب گامزن ہونے کا جذبہ اور ۵۔ مظلوم اقوام و ممالک کی حمایت کا اعلان۔ ہمارے اس خیال کو تقویت بخشتا ہے اور ہمارے نزدیک یہ کانفرنس کا خوش آئند ترین پہلو ہے۔ اس نقطۂ نظر سے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ "لاہور کانفرنس" نے مسلم راہنماؤں کو عالم اسلام کے مسائل کو سمجھنے اور ایک دوسرے کی مشکلات سے آگاہ ہونے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ملت اسلامیہ کے باہمی ربط و تعاون اور وحدت و اخوت کی بنیادیں اور زیادہ مضبوط ہوں گی۔

کانفرنس کے اس افادی پہلو پر اظہارِ مسرّت کے ساتھ ہم ان امور کا ذکر بھی ضروری سمجھتے ہیں، جن کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر ان پر معقول توجہ دی جاتی تو کانفرنس کی افادیت دو چند ہو سکتی تھی۔ مثلاً :-

(۱) — عالمِ اسلام پر استعماری قبضہ کے فکری، سیاسی، معاشرتی اور معاشی اثرات سے گلو خلاصی کی طرف قدم بڑھائے بغیر اتحاد عالم اسلام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ بعض راہنماؤں نے اپنی تقاریر میں اس کی طرف اشارات کئے ہیں، جو یقیناً خوش آیند ہیں۔ مگر یہ اہم حقیقت عمل کی متقاضی تھی۔

(۲) — مسئلہ کشمیر بھی فلسطین کی طرح لاکھوں مسلمانوں کی مظلومیت کا مسئلہ ہے۔ کانفرنس کے ایجنڈا اور اعلانات میں اس کی عدم موجودگی عالمی سطح پر بہت سی غلط فہمیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر مسلم قائدین دنیا بھر کی مظلوم اقوام کے زمرے میں کشمیر کے ۶۰ لاکھ مسلمانوں کو بھی شامل سمجھ لیتے تو یہ بات ان مظلوموں کے قافلۂ حریت کے لئے حدی کا کام دے سکتی تھی۔

(۳) — کانفرنس کے موقع پر حکومت کی طرف سے حزب اختلاف کو مکمل طور پر نظر انداز کر دینے کو بھی کم از کم الفاظ میں "انتہائی نا مناسب اور غیر معقول" ہی کہا جا سکتا ہے۔ حزب اختلاف ایک جمہوری ملک میں متبادل قیادت سمجھی جاتی ہے۔ ایسے اہم قومی مسئلے کے سلسلے میں بالخصوص بیرونی مہمانوں کی آمد پر حزب اختلاف کو نظر انداز کرنے سے نہ صرف یہ کہ بین الاقوامی سطح پر حکومت پاکستان کے "جمہوری رویہ" کی نقاب کشائی ہوئی ہے بلکہ کانفرنس کے شرکاء بھی حزبِ اختلاف کے جہاندیدہ راہنماؤں کے مفید مشوروں سے محروم رہے ہیں جو یقیناً دین و ملت کے لئے بہتر مشورے ہوتے

(۴) — اس موقع پر ہم حکومت پنجاب کے اس غیر جمہوری حکم کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس کے تحت کانفرنس سے قبل پریس کے مالکان کو چند "خاص عنوانات" پر لٹریچر کی اشاعت سے روک دیا گیا تھا اس پابندی کے نتیجہ میں "ترجمان اسلام" کا خصوصی نمبر اس لئے اشاعت سے رہ گیا کہ اس میں ملک و ملت کے خلاف حکومت کے ایک "محبوب فرقہ"

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

کنونشن ملتوی کر دیئے گئے

صدر مملکت نے ۴ مارچ کو اسلام آباد میں قومی اسمبلی اور سینیٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا ہے۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ اس میں مصروف ہونگے، اس لئے گوجرانوالہ، سرگودھا، کوٹ ادو، بہاولپور اور جہلم میں منعقد ہونے والے تربیتی کنونشن سردست ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ نئی تاریخوں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔ تمام اضلاع اپنی تیاریاں بدستور جاری رکھیں۔

(مولانا) سید نیاز احمد گیلانی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

یاد رفتگان

شاہ خلیل احمد سہارنپوری رح

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں

حضرت مولانا شاہ خلیل احمدؒ بن شاہ مجید علیؒ بن شاہ احمد علیؒ بن شاہ قطب علی الخ چونتیسویں ۳۴ پشت میں حضرت ابو ایوب (خالدؓ بن زید) الانصاری الخزرجی سے جا ملتے ہیں صفر ۱۲۶۹ھ دسمبر ۱۸۵۲ء میں اپنے ننھیال قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی مبارک النساء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ صدر مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند کی حقیقی بہن اور استاذ الکل حضرت مولانا مملوک العلی صاحب قدس سرہٗ کی بیٹی تھیں۔ حضرت مولانا خلیل صاحبؒ اپنی والدہ کے بطن سے توام (جڑواں) پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سے چند گھنٹے قبل آپ کے ایک تنومند اور خوشرو بھائی پیدا ہوئے مگر وفات پا گئے اور پتلے دبلے ضعیف اور کمزور جسم کے خلیل احمد صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ رکھا اور علم و عرفان کی عظیم دولت سے نواز کر دنیا کی نظریں ان پر لگا دیں۔ جب آپ کی عمر پانچ سال کی ہوئی تو خود آپ کے نانا حضرت مملوک العلی صاحبؒ نے تبرکاً بسم اللہ شریف پڑھا کر آپ کو قاعدہ شروع کرایا۔ آپ چونکہ بفضلہ تعالیٰ ذکی اور ذہین تھے، جلد ہی قرآن شریف ناظرہ ختم کر لیا اور اس کے بعد اردو شروع کر دیا، قرآن کریم، اردو اور فارسی کی ابتدائی کتابیں انبٹھہ اور نانوتہ میں مختلف اساتذہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد بعمر گیارہ سال آپ اپنے چچا انصار علی صاحبؒ کے پاس چلے گئے جو ریاست گوالیار میں بعہدہ صدر الصدور فائز تھے اور میزان الصرف اور پنج گنج تک کتابیں ان سے پڑھیں۔ جب آپ کے والد شاہ مجید علی صاحبؒ جن کی عمر کا اکثر حصہ ریاستوں کی ملازمت میں باہر گزرا تھا، ملازمت ترک کر کے وطن تشریف لائے تو اپنے فرزند خلیل احمد صاحبؒ کو پاس بلا لیا اور مولانا سخاوت علی صاحبؒ کے سپرد کر دیا جو قصبہ انبٹھہ کے مشہور استاذ اور محترم عالم تھے۔ آپ نے ان سے کافیہ تک کتابیں پڑھیں۔ بعض اعزہ کی رائے سے آپ کی ذہانت کے پیش نظر آپ کو انگریزی سکول میں داخل کرا دیا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مولانا نے ماسٹروں پر اپنی ذہانت کا سکہ بٹھلا دیا۔ اس کے بعد محرم ۱۲۸۳ھ میں جب دار العلوم دیوبند کے مدرسہ کی بنیاد قائم ہوئی، اور وہاں کے صدر مدرس آپ کے ماموں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ (جن کی بمرض ہیضہ ۱۳۰۲ھ میں اپنے وطن نانوتہ میں وفات ہوئی) مقرر کئے گئے تو آپ ان کے پاس چلے گئے اور وہاں پھر کافیہ کی جماعت میں شریک ہو گئے دار العلوم دیوبند کے قیام سے چھ ماہ بعد رجب ۱۲۸۳ھ ، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا افتتاح ہوا اور حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ (المتوفی ۱۳۰۲ھ) کہ وہ بھی قریبی رشتہ سے آپ کے ماموں ہوتے تھے۔ مدرسہ مظاہر العلوم کے صدر مدرس تجویز ہوئے تو مولانا خلیل احمد صاحبؒ مظاہر العلوم سہارنپور چلے گئے اور ۱۲۸۸ھ میں جب کہ آپ کی عمر انیس سال کی تھی۔ آپ نے درس نظامی ختم کر لیا۔ سند فراغت کے بعد آپ کو مظاہر العلوم میں معین المدرسین کے عہدے پر مقرر کیا گیا۔ مگر علوم ادبیہ میں کامل مہارت پیدا کرنے کا شوق آپ پر غالب رہا اور آپ اس وقت اورینٹل کالج لاہور کے پروفیسر اور علوم شرقیہ کے استاذ اعظم حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوریؒ (المتوفی ۱۳۰۴ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علوم ادبیہ میں خاطر خواہ مہارت حاصل کی اور ان تکمیل فرمائی۔ واپسی پر حضرت نے اپنا باقی معمول جاری رکھتے ہوئے سال بھر میں قرآن کریم بھی یاد کر لیا اور اپنی مسجد میں حسبۃً للہ سنانے کا ذوق بھی پورا کیا۔ ظالم برطانیہ کی مذہب اسلام کے خلاف تکلیفی کاروائیوں اور مسلمانوں کے خلاف بڑا رخنہ اندازی کی وجہ سے مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے ہندوستان کو دار الحرب قرار دیا اور اس سے ہجرت کرنے کو لازم قرار دیا (ان حضرات کی اسی کوشش کو ناکام کرنے اور انگریز کا ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے خانصاحب بریلی نے اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام وغیرہ کتابیں لکھی ہیں) چنانچہ اس حق گوئی کی پاداش میں آپ کو شعبان ۱۳۳۴ھ میں بمبئی سے گرفتار کر کے نینی تال جیل بھیج دیا گیا۔ عدالت کی طرف سے سوال ہوا کہ آپ نے ہندوستان کو دار الحرب اور اس سے ہجرت کو ضروری اور واجب کہا ہے؟ فرمایا ہاں ضرور کہا ہے کیونکہ دہلی سے تواتر سے خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ ہمیں ہمارے مذہب اسلام کے خلاف حکم دینے پر مجبور کرتی ہے۔ حکومت کو اپنی اس غلط پالیسی کا احساس ہوا، اس نے مسلمانوں کو اعتماد میں لینے کے لئے حسن سلوک اور مذہبی رواداری کا اعلان کیا اور اس کے بعد مولانا اور دیگر کارکنوں کو رہا کر دیا۔

شادی اور اولاد

۱۲۸۹ھ میں بعمر اکیس ۲۱ سال آپ کی شاہ عبد الرحمن صاحب گنگوہیؒ کی صاحبزادی سے گنگوہ میں شادی ہوئی خطبہ نکاح حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے پڑھا۔ ۱۲۹۰ھ میں ایک فرزند پیدا ہوا، جس کا نام محمد ابراہیم رکھا گیا۔ پھر ۱۲۹۳ھ میں ایک لڑکی کا تولد ہوا۔ جس کا نام منیر النساء رکھا گیا۔ پھر ۱۲۹۵ھ میں دوسری لڑکی پیدا ہوئی اور تین چار دن کے بعد ماں اور بیٹی دونوں عالم آخرت کو روانہ ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرزند بھی مرحمت فرمایا جن کا نام عبد الرشیدؒ تھا جو شادی ہونے کے بعد بے اولاد فوت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ایک بیوہ سے نکاح کیا جو آخر عمر تک آپ کے ساتھ رہی۔ مزاج میں گو قدرے تندی تھی۔ لیکن آپ کی خدمت میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی۔

تدریس

آپ منگلور، بھوپال، بہاولپور، بریلی اور دیوبند وغیرہ مختلف مقامات میں مدرس رہے اور پھر ۱۳۱۴ھ میں بعمر پینتالیس سال آپ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں صدر مدرس مقرر ہوئے اور اسی اثناء میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ سے بیعت ہوئے اور سالہا سال تک وہیں علاوہ تالیف و افتاء کے مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی اور علمی خدمت میں مصروف رہے

مدینہ طیبہ میں موت کی آرزو

آپ نے مدینہ طیبہ میں وفات پانے اور دفن ہونے کی آرزو اور شوق میں وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ بالآخر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ کو مدینہ طیبہ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع کے قبرستان میں اہلبیت کی قبور کے پاس دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تصانیف

آپ کی تالیفات، ہدایات الرشید، مطرقۃ الکرامۃ، اتمام النعم، تنشیط الاذہان۔ المہند علی المفند، البراہین القاطعہ اور چار ضخیم جلدوں میں فتووں کے (جو مظاہر العلوم کے کتب خانہ میں غیر مطبوعہ ہیں) علاوہ ابو داؤد شریف کی نفیس شرح، بذل المجہود جو ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ میں شروع اور ۲۱ شعبان ۱۳۴۵ھ میں دس برس پانچ ماہ اور دس دن میں پوری ہوئی، علمی اور تحقیقی شاہکار ہونے کے علاوہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور رفع درجات کا بہترین ذریعہ ہیں اور تلامذہ کا سلسلہ اس پر مستزاد ہے۔

مسلم سربراہ کانفرنس

فیصلے اور قراردادیں

۲۵ فروری مسلم سربراہوں کی لاہور کانفرنس تین روز جاری رہنے کے بعد گذشتہ شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے متعدد کھلے اور بند اجلاسوں میں مسلم قائدین نے ملت اسلامیہ کے مسائل پر غور و خوض کے بعد بعض اہم فیصلے کئے اور قراردادیں منظور کیں۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جس میں ان فیصلوں کا اعلان کیا گیا۔

اقتصادی کمیٹی کا قیام

مشترک اعلان کے مطابق اسلامی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ اعلیٰ ماہرین کی ایک کمیٹی اقتصادی تعاون کے طریقے تعین کرے گی اور مسلم ممالک کی اقتصادی بہتری کے لئے اقدامات کا جائزہ لے گی۔ یہ کمیٹی وزرار خارجہ کو اپنی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کرے گی۔ اس کمیٹی میں الجزائر۔ مصر، کویت، لیبیا، پاکستان سعودی عرب سینیگال اور عرب امارتوں کے مندوب شامل ہوں گے کمیٹی کو یہ اختیار ہو گا کہ اگر وہ ضروری سمجھے تو مزید ارکان کو شامل کر سکتی ہے۔ اس کمیٹی کے پیش نظر مندرجہ ذیل امور ہوں گے ۱۔ رکن ممالک سے غربت کے خاتمہ کی ضرورت۔ ۲۔ ترقی یافتہ ممالک کے ہاتھوں ترقی پذیر ممالک کا استحصال ختم کرنا۔ ۳۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں تجارت سپلائی اور قیمتوں کو منظم و مستحکم رکھنے کے لئے مشترکہ اقدامات کرنا۔ ۴۔ ترقی پذیر ممالک کا اپنے قدرتی وسائل پر کنٹرول۔ ۵۔ قیمتوں میں حالیہ اضافہ سے ترقی پذیر ممالک کو پیش آنے والے مسائل۔

اسلامی خبر رساں ایجنسی

کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ اسلامی خبر رساں ایجنسی کو از سر نو اور مؤثر طریقہ سے چلانے کے لئے ۲۰ ہزار ڈالر مختص کر دیئے جائیں گے۔

افریقہ میں یونیورسٹیاں

کانفرنس میں افریقہ میں اسلامی یونیورسٹیاں قائم کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا۔ ایک مشرقی افریقہ میں ہو گی۔ دوسری مغربی افریقہ کے لئے نائیجیریا میں ہو گی۔ اسلامی یونیورسٹیوں پر ۵ لاکھ ڈالر سالانہ خرچ آئے گا۔

فلپائن کے مسلمانوں کی مدد

کانفرنس میں دنیا بھر میں مسلمانوں کی حالت زار پر غور ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ فلپائن کے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ اور ان کے مسائل کا جائزہ وزرار خارجہ کی ایک ہم رکنی کمیٹی لے گی۔ جو آئندہ وزراء خارجہ کے آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کرے گی۔

باہمی صلاح مشورہ

کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ اور دوسرے عالمی اداروں میں اپنے اپنے مندوبین کو ہدایت کی جائے کہ وہ کوئی مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے آپس میں صلاح مشورے کریں۔

قراردادیں

اسلامی سربراہ کانفرنس نے مشرق وسطیٰ فلسطین اور بیت المقدس کے بارے میں قراردادیں منظور کیں۔ بیت المقدس کے متعلق قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ مقدس شہر فوراً عربوں کو واپس کیا جائے۔ مشرق وسطیٰ کے کسی بھی تصفیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ بیت المقدس پر عربوں کی خود مختاری تسلیم کی جائے۔ اور اسرائیل کی فوجیں بیت المقدس کو بلا تاخیر خالی کر دیں۔

قرارداد میں کہا گیا کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں کوئی فیصلہ جس کے تحت بیت المقدس عربوں کو واپس نہیں کیا جاتا۔ مسلمان ملکوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو گا قرارداد میں بیت المقدس کو بین الاقوامی شہر بنانے کی ہر کوشش کی مخالفت کی گئی۔ کانفرنس نے بیت المقدس کی آزادی اور دوسرے مقدس مقامات کے تحفظ کی جدوجہد جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور کہا ہے کہ بیت المقدس کے معاملہ میں کسی قسم کی سودے بازی اور رعایت نہ کی جائے۔ کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے دوستانہ کوششوں کا خیر مقدم کیا جائے۔

اسرائیل نے بیت المقدس کو یہودی شہر بنانے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں۔ کانفرنس نے ان کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ ایسے اقدام روک دیئے جائیں اسلامی کانفرنس کے تمام شریک لیڈروں نے متفقہ طور پر بیت المقدس کو آزاد کرانے کی حمایت کی۔

اسلامی سربراہ کانفرنس نے تحریک آزادی فلسطین کو فلسطینیوں کی واحد نمائندہ قرار دیا۔ اور اعلان کیا کہ مسلم ممالک فلسطینی عوام کو صیہونیت نسل پرست آبادکاروں کے تسلط سے بچانے کے لئے ہر ممکن مدد دیں گے۔

کانفرنس نے تمام رکن ملکوں سے کہا ہے کہ جن ملکوں میں تحریک آزادی فلسطین کے دفاتر قائم نہیں ہیں وہاں اس تنظیم کو دفاتر قائم کرنے کے لئے تمام سہولتیں دی جائیں۔ کانفرنس نے مصر۔ شام۔ اردن اور فلسطین کے عوام کو ان کے مقبوضہ علاقوں کی واپسی کے لئے ہر طریقہ سے امداد دینے کا فیصلہ کیا۔ کانفرنس نے کہا کہ وہ اسلامی ملک جنہوں نے اسرائیل کے ساتھ اب بھی تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ وہ تمام شعبوں میں اس کے ساتھ تعلقات منقطع کر لیں۔ اور اس طرح اسلامی دنیا کے اتحاد و استحکام کی حمایت کریں۔ کانفرنس نے تمام ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ نو آبادیاتی اور نسل پرست حکومتوں کی مخالفت کریں اور خاص طور پر روڈیشیا، جنوبی افریقہ اور پرتگال نو آبادیوں میں سامراج اور نسل پرست حکومت کے خلاف افریقی عوام کی جدوجہد میں مدد کریں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ افریقہ کی نسل پرست حکومتوں کو پیٹرول بالکل نہ دیا جائے

کانفرنس نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مسلمان ملکوں کی طرف سے عرب ممالک کو جو امداد اپنے مقبوضہ علاقے واپس لینے اور فلسطینیوں کو ان کے حقوق کی بحالی کے لئے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ ان پر اسلامی ملک ہونے کی حیثیت سے فرض ہے اور یہ امداد مؤثر طریقہ سے دی جانی چاہیئے۔ کانفرنس نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ بعض ملک جن میں امریکہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اسرائیل کو فوجی اقتصادی، سیاسی اور اخلاقی امداد دے رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے اسرائیل کو جارحانہ اور توسیع پسندانہ پالیسیاں جاری رکھنے اور عرب علاقوں پر اپنا قبضہ مستحکم کرنے میں مدد ملی ہے کانفرنس نے یہ رائے ظاہر کی کہ اسلامی کانفرنس کے رکن ملکوں کو عرب ممالک اور فلسطین کی تنظیم آزادی کو اپنے مقبوضہ عرب علاقوں کی واپسی اور اپنے حقوق کی بحالی کی جدوجہد میں ہر ممکن مدد دینی چاہیئے۔

اسلامی سربراہ کانفرنس نے تیسری دنیا کے ملکوں کے اتحاد و استحکام کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اس سلسلہ میں رکن ملکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ عربوں کے حقوق کی حمایت اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کے سلسلہ میں برادر افریقی ملکوں افریقی اتحاد تنظیم کے رکن ملکوں اور دوسرے دوست ملکوں کے اقدامات کی حمایت کریں۔ دوسری اسلامی

باقی صہ ۹ پر

کانفرنس میں شریک ممالک اور ان کے نمائندے

مسلم سربراہ کانفرنس میں مندرجہ ذیل ممالک کے وفود نے شرکت کی ، ممالک کے نام اور قائدین کے اسماء گرامی یہ ہیں :۔

ملک	قائد وفد
۱۔ سعودی عرب	شاہ فیصل بن عبدالعزیز
۲۔ عرب جمہوریہ مصر	صدر انورالسادات
۳۔ عرب جمہوریہ لیبیا	صدر معمر قذافی
۴۔ عرب جمہوریہ شام	صدر لیفٹیننٹ جنرل حافظ الاسد
۵۔ عرب جمہوریہ الجزائر	صدر حواری بومدین
۶۔ عرب جمہوریہ سوڈان	صدر جنرل جعفر النمیری
۷۔ عرب جمہوریہ (شمالی) یمن	صدر قاضی عبدالرحمٰن بن یحییٰ الاریانی
۸۔ متحدہ عرب امارات	صدر شیخ زید بن سلطان النہیان
۹۔ ابوظہبی	
۱۰۔ کویت	امیر شیخ صباح السالم الصباح
۱۱۔ قطر	امیر خلیفہ بن حماد الثانی
۱۲۔ بحرین	سلطان شیخ عیسیٰ بن سلیمان علی خلیفہ
۱۳۔ دوبئی	امیر شیخ رشید بن سعید المخدوم
۱۴۔ اومان	سلطان سید قابوس بن سعید
۱۵۔ اسلامی جمہوریہ موریطانیہ	صدر مختار دادا
۱۶۔ صومالیہ	صدر سعید بارے
۱۷۔ یوگنڈا	صدر جنرل عدی امین
۱۸۔ چاڈ	صدر فرینکوئس نگارتا تومبالبی
۱۹۔ گمبیا	صدر داؤدا جوارا
۲۰۔ نائیجر	صدر الحاج دیوری حمانی
۲۱۔ پاکستان	وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو
۲۲۔ لبنان	وزیر اعظم تقی الدین الصلح
۲۳۔ عوامی جمہوریہ (جنوبی) یمن	وزیر اعظم علی ناصر
۲۴۔ اردن	عبدالمنعم الرفاعی
۲۵۔ ملائشیا	وزیر اعظم تن عبدالرزاق
۲۶۔ گنی	وزیر اعظم ڈاکٹر لسانا بوگوئی
۲۷۔ گنی بساو	وزیر اعظم فرانسسکو مندیز
۲۸۔ ایران	وزیر خارجہ عباس علی خلعت باری
۲۹۔ ترکی	وزیر خارجہ توران گینز
۳۰۔ سینیگال	وزیر خارجہ اسین سیک
۳۱۔ انڈونیشیا	وزیر خارجہ ڈاکٹر آدم ملک
۳۲۔ تونس	وزیر خارجہ حبیب شطی
۳۳۔ مراکش	وزیر خارجہ احمد طیبی بن ہیمہ
۳۴۔ افغانستان	عبدالرحمان پژواک سفیر متعینہ دہلی
۳۵۔ گیبون	وزیر مملکت
۳۶۔ سیرالیون	الحاج اے ۔ بی ۔ ایس جنیجہ وزیر سماجی مذہبی اسلامی امور
۳۷۔ مالی	بوبکار دسفیر متعینہ قاہرہ
۳۸۔ بنگلہ دیش	شیخ مجیب الرحمٰن
۳۹۔ تنظیم آزادی فلسطین	چیئرمین مرکزی کمیٹی یاسر عرفات
۴۰۔ عرب لیگ	سیکرٹری جنرل محمود ریاض
۴۱۔ موتمر عالم اسلامی	سربراہ مفتی اعظم امین الحسینی

اعلانِ لاہور

اسلامی سربراہ کانفرنس کے اختتام پر کانفرنس کی طرف سے مندرجہ ذیل "اعلانِ لاہور" جاری کیا گیا ۔

اسلامی مملکتوں کے سربراہ ، بادشاہ ، نمائندے اور تنظیموں کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے :۔

(۱) ہماری قوموں کے درمیان مشترکہ عقیدہ اٹوٹ رشتہ ہے مسلمان قوموں کا اتحاد اور یک جہتی کی بنیاد دوسری قوموں سے دشمنی یا نسل اور ثقافت کے امتیازات پر نہیں بلکہ مساوات اخوت انسانی وقار کے مثبت اور لازوال نظریوں پر ہے اور یہ مثبت اور لازوال نظریہ ہے کہ انسان ، رنگ و نسل کے امتیاز اور استحصال سے آزاد ہوں اور ظلم اور نا انصافی کے خلاف جدوجہد کی جائے ۔

(۲) ہم ایشیا ، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی قوموں کی مشترکہ جدوجہد کے ساتھ ہیں جو وہ سماجی اور اقتصادی ترقی کے لئے کر رہی ہیں اور خوشحالی کے لئے دنیا کی تمام قوموں کی جدوجہد کے حامی ہیں ۔

(۳) آزادی سماجی انصاف پر مبنی عالمی امن کے لئے ہماری کوششیں دوسرے عقاید کے لوگوں سے تعاون اور آشتی کے جذبے سے کی جائیں گی

(۴) عالمی برادری اور خاص طور پر ان مملکتوں پر جنہوں نے ۷۴ء میں عرب فلسطین کی تقسیم کرائی فلسطینی عوام کو اس نا انصافی سے نجات دلانے کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو ان پر مسلط کی گئی ہے ۔

(۵) القدس اسلام اور دوسرے آسمانی مذاہب کا سنگم ہے ۔ تیرہ سو سال سے زیادہ مسلمانوں نے بیت المقدس کو ان سب لوگوں کے لئے ایک امانت کے طور پر اپنے پاس رکھا جو اس کا احترام کرتے ہیں مسلمان ہی اس کے محبت کرنے والے اور دیانتدار محافظ ہو سکتے ہیں جس کی سیدھی سادی وجہ یہ ہے کہ صرف مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تینوں الہامی مذاہب کی جڑیں بیت المقدس میں ہیں لہذا کوئی میثاق ، معاہدہ یا سمجھوتہ جو متبرک شہر یروشلم پر اسرائیلی قبضہ برقرار رکھنے کو تسلیم کرے یا جس کے ذریعے کسی غیر عرب ادارے یا مملکت کو یہ شہر منتقل کیا جائے یا جس کے ذریعے اس مقدس شہر کو سودے بازی یا مراعات کا وسیلہ بنایا جائے مسلمان ملکوں کے لئے نا قابل قبول ہوگا ۔ بیت المقدس سے اسرائیل کا انخلاء مشرق وسطیٰ میں پائدار امن کے لئے پہلی شرط ہے جو تبدیل نہیں ہو سکتی ۔

(۶) عرب ممالک خصوصاً لبنان ، مصر ، اردن اور شام اور عموماً دنیا کے عیسائی کلیساؤں نے بین الاقوامی رائے عامہ اور دنیا بھر کی مذہبی کانفرنسوں میں بیت المقدس اور فلسطین کے دوسرے مقدس مقامات پر عربوں کی بالادستی کی جس خوبی سے وضاحت کی ہے ۔ اور اس باب میں تعاون کے لئے جو مثبت اقدامات کئے ہیں کانفرنس اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔

(۷) اسرائیل نے مقبوضہ عرب علاقوں کی حیثیت کو تبدیل کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں اور خصوصی طور پر بیت المقدس کے متبرک شہر کی حیثیت کو جس طرح وہ تبدیل کر رہا ہے یہ سب بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے اور اسلامی کانفرنس کے رکن ممالک خصوصی طور پر اور پوری اسلامی دنیا اس پر نفرت کا اظہار کرتی ہے ۔ یہ کانفرنس ان تمام افریقی اور دوسرے ملکوں کے اس باوقار اور مثبت موقف کو بنظر استحسان دیکھتی ہے ۔ جو انہوں نے عرب مقاصد کی حمایت کے لئے اختیار کیا ہے

(۸) پائدار اور منصفانہ امن کے قیام کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ اس مسئلے کی اصل بنیاد پر توجہ مبذول کی جائے اور فوجوں کی واپسی کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں ہے کہ یہ تمام عرب علاقوں سے اسرائیل کے مکمل انخلاء اور فلسطینی عوام کے مکمل حقوق کی بحالی کی جانب ایک قدم ہے ۔

عالمی اقتصادی صورت حال بالخصوص اسلامی ملکوں کی اقتصادی حالت کا سربراہ کانفرنس میں صدر الجزائر صدر لیبیا اور دوسرے سربراہان مملکت کی جانب سے کی گئی تقاریر کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے اور (۱) اسلامی ملکوں میں غربت ، بیماری اور جہالت کے خاتمے (۲) ترقی یافتہ ممالک کی جانب سے ترقی پذیر ملکوں کا استحصال ختم کرانے (۳) ترقی پذیر و ترقی یافتہ ملکوں میں تجارت کی شرائط کو بہتر شکل دینے اور خام مال اور مصنوعات کی درآمد کے اصول مرتب کرنے (۴) ترقی پذیر ملکوں کی اپنے قدرتی وسائل پر مکمل بالادستی قائم کرنے (۵) قیمتوں میں حالیہ اضافے کے پیش نظر ترقی پذیر ملکوں کی تکالیف دور کرنے اور (۶) مسلمان ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون بڑھانے کی ضرورت کے پیش نظر ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو مندرجہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے راہیں متعین کرے گی تاکہ رکن ملکوں کے عوام کے حالات زندگی بہتر ہو سکیں ۔ یہ کمیٹی الجزائر ، مصر ، کویت ، لیبیا ، پاکستان ، سعودی عرب ، سینیگال اور متحدہ عرب امارات کے نمایندوں اور ماہرین پر مشتمل ہوگی ۔ اس کمیٹی کو مزید ارکان شامل کرنے کا بھی اختیار حاصل ہوگا ۔ اس کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنا کام جلد از جلد مکمل کرلے اور اپنی سفارشات اسلامی وزراء خارجہ کے آئندہ اجلاس میں پیش کرے تاکہ وہ فوری طور پر غور و خوض کے بعد انہیں عملی جامہ پہنا سکے ۔ اس کمیٹی کا اجلاس جدہ میں ہوگا اور اسے سیکرٹری جنرل طلب کریں گے ۔ وہی اجلاس کی تاریخ مقرر کریں گے یہ اجلاس اس کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر بلایا جائے گا ۔

اسلامی مملکتوں کے فرمانرواؤں ، سربراہوں اور نمائندوں نے بیت المقدس مشرق وسطیٰ اور فلسطینیوں کے مستقبل مسلم یکجہتی فنڈ ، باہمی اقتصادی تعلقات اور ان کے فروغ اور دوسرے امور کے بارے میں جو قراردادیں منظور کی ہیں وہ اعلان لاہور کا جزو ہیں اور اس کا لازمی حصہ ہیں ۔

ان مشترکہ مقاصد کو فروغ دینے اور انہیں مکمل کرنے کے لئے کانفرنس کے شرکاء ممالک اقوام متحدہ اور دوسرے بین الاقوامی

مسلم قائدین کے ارشادات

مسلم سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے معزز قائدین نے کانفرنس کی مختلف نشستوں اور دیگر تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ چند قائدین کے ارشادات کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

صدر فضل الٰہی چودھری

پاکستان کے صدر جناب فضل الٰہی چودھری نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو پہلے سے کہیں زیادہ آج اتحاد کی ضرورت ہے اور تمام مسلمان ملکوں کا فرض ہے کہ وہ ہر اقدام باہمی اتحاد سے کریں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں مشرق وسطیٰ میں جو جنگ ہوئی تھی۔ اس نے ان مسائل کو پھر ایک دفعہ پوری شدت کے ساتھ اجاگر کر دیا ہے۔ جس کے باعث پچھلی ربع صدی میں مشرق وسطیٰ میں چار جنگیں ہو چکی ہیں۔ اس جنگ نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ بار بار جنگوں پر منتج ہونے والی تمام ناانصافیوں کا ازالہ نہیں کیا جاتا — مسلمان سربراہوں کی یہ کانفرنس انہی ناانصافیوں کو ختم کرانے کے عزم کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے اور آج ہمارا اتحاد پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ صدر نے کہا کہ عالم اسلام نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی روح ناقابل تسخیر ہے۔ اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عالم اسلام اس نامنصفانہ صورت حال کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا ہے جو اسرائیل اس پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ عرب عوام نے اپنے ارفع ترین مقاصد کے حصول کے لئے جو عظیم جدوجہد شروع کر رکھی ہے اس نے ہم سب کے دلوں میں انصاف کے لئے جدوجہد کی قدر و منزلت بڑھا دی ہے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو

کانفرنس کے چیئرمین اور پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب اس بات کا وقت آگیا ہے کہ ہم اسلامی اتحاد کے جذبہ کو عملی شکل دیں اور باہمی مفاد کے لئے تعاون کے ٹھوس اقدامات کریں۔ کیونکہ اقتصادی قوت میں اضافہ سے ہماری قوت میں اضافہ ہوگا۔ اس قوت کے ذریعہ ہم سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی مقاصد حاصل کر سکتے ہیں اور عوام کی بنیادی اقتصادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ اپنی دفاعی ضرورتیں بھی پوری کر سکتے ہیں آپ نے کہا۔ مشرق وسطیٰ کے تصفیہ کے لئے ضروری شرائط یہ ہیں کہ (۱) اسرائیلی فوجیں تمام مقبوضہ عرب علاقوں سے واپس بلائی جائیں۔ بیت المقدس عربوں کو واپس کیا جائے فلسطینیوں کے حقوق بحال کئے جائیں۔ ان شرائط کو پورا کیئے بغیر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کہا۔ اسرائیل نے جن عرب علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ان میں بیت المقدس سب سے زیادہ اہم ہے اس پر اسرائیل کا روایتی تسلط کبھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کانفرنس کو انسانیت پر یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ ہم بیت المقدس کی روحانی حیثیت کو جارحیت پر قربان نہیں ہونے دینگے۔ کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب بھٹو نے اسلامی سربراہوں کو یقین دلایا کہ اسلام کی خاطر پاکستان کے عوام اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ آپ نے کہا مجھے افسوس ہے کہ پچھلی جنگ میں پاکستان وہ بھرپور کردار ادا نہیں کر سکا جو اسے کرنا چاہیئے تھا۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب اگر موقع آیا تو آپ کو مدد کے لئے پکارنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ ہم خود ہی تمام مسلمانوں کے ساتھ اکٹھے لڑیں گے — اور بیت المقدس میں فتح یاب ہو کر اکٹھے داخل ہوں گے۔ انہوں نے کہا۔ ہم غریب قوم ہیں۔ عالم اسلام کی اقتصادی ترقی کے لئے مالی امداد تو شاید نہ دے سکیں لیکن پاکستان کے غریب عوام اسلام کی خاطر خون بہا دیں گے۔

جناب انورالسادات

عظیم عرب راہنما اور عرب جمہوریہ مصر کے صدر جناب انورالسادات نے کانفرنس کے کھلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی ملکوں کی کانفرنس منعقد کر کے پاکستان نے ان روایات کو زندہ کر رکھا ہے جن کا ثبوت وہ مسلمانوں اور خاص طور پر عربوں کے حقوق کی بحالی کے سلسلہ میں دیتا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ اٹھارہ سال قبل بھی پاکستان نے مصر اور سعودی عرب کی اس تجویز پر لبیک کہا تھا کہ مسلم ممالک کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ حالیہ عرب اسرائیل جنگ کا ذکر کرتے ہوئے جناب انورالسادات نے کہا کہ یہ جنگ جو عربوں کے حقوق کے لئے لڑی گئی۔ تاریخ میں عربوں کی شجاعت پرور جنگ کی حیثیت سے یاد رہے گی۔ اس جنگ کے بعد دنیا نے عربوں کی شجاعت کا لوہا مان لیا ہے۔ اور اب دنیا کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن بدل گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنگ اکتوبر کے بعد اقوام متحدہ میں امریکہ کے بغیر تمام ملکوں نے عربوں کی حمایت کی۔ آپ نے کہا کہ ۱۹۶۷ء میں عربوں میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی تاہم ان کی جدوجہد جاری رہی۔ انہوں نے فیصلہ کن ضرب کے لئے ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ تک انتظار کیا۔ یہ جنگ تاریخ میں یاد رہے گی۔ یہ جنگ عربوں نے اپنے غصب شدہ علاقے واپس لینے کے لئے لڑی تھی اور اس معرکے کے نتیجے میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ یہ جنگ عربوں کا وقار از سر نو بلند کرنے کے لئے دشمن کا چیلنج قبول کر کے لڑی گئی اور اللہ تعالیٰ نے عربوں کو فتح بخشی اور ساری دنیا پر عالم اسلام کی قوت کا سکہ بیٹھ گیا۔ آج دنیا کو یہ احساس بھی ہو چکا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن بدل گیا ہے

صدر سادات نے لاہور سے واپسی سے قبل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا اور امید ظاہر کی کہ بنگلہ دیش بھی اس کا مثبت جواب دے گا۔

آپ نے تیل کی بندش کے بارے میں عربوں کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد بلیک میلنگ نہیں بلکہ دنیا کے اکثر ممالک کو اس پابندی کے ذریعہ عرب ممالک نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ عربوں کو بھی اس روئے زمین پر رہنے کا حق حاصل ہے۔ تیل کا یہ ہتھیار بہت کارگر رہا ہے اور پوری دنیا اس سے متاثر ہوئی ہے۔

آپ نے کہا۔ جنیوا کانفرنس کا دوسرا دور اس وقت تک شروع ہی نہیں ہو سکتا جب تک شام کے محاذ پر سے دونوں ممالک کی افواج علیحدہ نہیں ہو جاتیں۔ اس مسئلہ میں مصر و شام میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ دونوں کا ایک ہی موقف ہے کہ جنیوا کانفرنس کے دوسرے دور کے آغاز کے لئے پہلے شام کے محاذ پر فوجوں کی علیحدگی بنیادی شرط ہے۔

آپ نے کہا۔ اسلامی کانفرنس کے ذریعہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی آواز ہم نے دنیا تک پہنچا دی ہے کہ ہم مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کو کس طرح حل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اعلان کیا کہ جب تک امریکہ اسرائیل کے قبضہ سے تمام عرب علاقوں کو خالی کرانے کے لئے ٹھوس اقدام نہیں کرتا، امریکہ کو تیل کی فراہمی پر سے پابندی ختم نہیں کی جائے گی۔

کرنل معمر القذافی

لیبیا کے جواں سال اور جواں ہمت انقلابی راہنما کرنل محمد معمر القذافی نے کانفرنس کے کھلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کے مسئلہ اور عالم اسلام کے دیگر مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا۔ اسلام حق و صداقت کا مذہب ہے اور آج پورے عالم اسلام نے اپنے جائز حقوق کے لئے آخر دم تک لڑنے کا تہیہ کر رکھا ہے فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ جو مظالم روا رکھے گئے ہیں۔ کسی بھی بین الاقوامی اصول کے تحت ان کا جواز پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے مسلم ممالک پر زور دیا کہ وہ بیت المقدس کی بازیابی کے لئے متحدہ محاذ بنائیں تاکہ عالم اسلام کے تمام وسائل اس مقصد کے لئے بروئے کار لائے جا سکیں۔ آپ نے بیت المقدس کی بازیابی کے لئے طاقت کے استعمال پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہودیوں نے طاقت کے ذریعہ بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا، اس لئے ہتھیار اٹھا کر ہی اسے آزاد کرایا جا سکتا ہے۔ صدر قذافی نے تیل پیدا کرنے والے ممالک کو تجویز پیش کی کہ وہ تیل کے صارفین کو تین زمروں میں تقسیم

کریں اور اسلامی ملکوں کو آسان ترین شرائط پر تیل مہیا کریں انہوں نے کہا۔ یہ زمرے (۱) صنعتی ترقی یافتہ ممالک (۲) تیسری دنیا کے ممالک (۳) اسلامی ممالک ہونے چاہئیں انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک کو تو انہی شرائط پر تیل مہیا کیا جائے جو طے پا چکی ہیں۔ البتہ جو ترقی یافتہ ممالک عربوں کو اسلحہ اور فنی امداد دیتے ہیں ان کے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے۔ تیسری دنیا کے ممالک کو ترقی یافتہ ممالک کی نسبت زیادہ آسان شرائط پر تیل دیا جائے اور اسلامی ممالک کو متذکرہ دونوں زمروں سے زیادہ آسان شرائط پر تیل فروخت کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ تیل کے بحران سے تیسری دنیا کے ممالک جن میں افریقی ممالک بھی شامل ہیں سخت متاثر ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان ملکوں نے اکتوبر کی جنگ میں عربوں کے حق میں بہت عمدہ کردار ادا کیا تھا کرنل قذافی نے کہا کہ بعض طاقتیں اب بھی پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے عرب اور مسلمان ملکوں کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کی مدد کریں۔

حافظ الاسد

شام کے مجاہد صدر جناب حافظ الاسد نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی ممالک اپنے اپنے مخصوص مسائل کے باوجود آپس میں پوری طرح متحد ہیں، اور یہ اتحاد کسی صورت میں بھی ان ملکوں کے قومی تقاضوں اور نظریات سے متضاد نہیں ہے۔ اسلامی ملکوں کو درپیش اہم مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے صدر حافظ الاسد نے کہا کہ فلسطینی عوام کا مسئلہ ان تمام ملکوں کے لئے گہری تشویش کا باعث ہے جو قوموں کے حق خودارادیت کے حامی اور مؤید ہیں۔

آپ نے کہا۔ سربراہ کانفرنس کو ساری دنیا کے سامنے یہ امر واضح کر دینا چاہیئے کہ اسلامی ممالک بیت المقدس پر اسرائیلی قبضے کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

آپ نے ترقی پذیر اسلامی ملکوں کے درمیان اقتصادی سماجی اور ثقافتی شعبوں میں قریبی تعاون پر زور دیا، اور توقع ظاہر کی کہ سربراہ کانفرنس مشرق وسطیٰ میں دیرپا امن کرانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

صدر عدی امین

یوگنڈا کے شہرہ آفاق صدر جناب عدی امین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عالم اسلام کا کوئی متفقہ قائد منتخب کیا جائے اور عراق و ایران میں صلح کرانے کے لئے وفد بھیجا جائے۔ آپ نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ مسلمان ملکوں پر مسلمان اور افریقی ملکوں کے دشمنوں کے طیاروں کی پرواز پر پابندی لگا دی جائے۔ آپ نے عراق کو اسلامی سیکرٹریٹ کا رکن بنانے پر بھی زور دیا اور تجویز پیش کی کہ عالم اسلام کا ایک بین الاقوامی بنک قائم کیا جائے۔

حواری بومدین

الجزائر کے صدر جناب حواری بومدین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس میں شریک ممالک جو تیسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں آج نئی قوت کے ان مراکز کے محتاج ہیں جو ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں نہیں بلکہ امریکہ اور یورپ میں واقع ہیں۔ دنیا میں ایک طرف سرمایہ دارانہ نظام ہے اور دوسری طرف مارکسزم کے اصولوں پر عمل ہو رہا ہے۔ لہٰذا اسلامی ملکوں کو ان حالات میں سنجیدگی کے ساتھ اپنا راستہ متعین کرنا چاہیئے۔ اور غیروں کی محتاجی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنی معیشت میں تبدیلیوں کے علاوہ آپس میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینا چاہیئے۔

انہوں نے کہا۔ یورپ والے محض صنعتی برتری کی وجہ سے عربوں کے تیل کی دولت سے اپنی دولت اور فوجی قوت میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔ عربوں نے تیل کا ہتھیار مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کا منصفانہ حل کرانے کے لئے استعمال کیا ہے۔ اور اپنے قومی مفادات کو جس کی خاطر مصریوں نے صحرائے سینا میں اور شامیوں نے گولان کی پہاڑیوں میں اپنا خون بہایا خطرے میں ڈال کر یہ اقدام کیا۔

جناب بومدین نے کانفرنس کے شرکاء پر زور دیا کہ انہیں محض تقریریں کرنے اور قراردادیں منظور کرنے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے عملی فیصلے کرنے چاہئیں۔

شیخ مجیب الرحمٰن

بنگلہ دیش کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمٰن نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرور کائنات نے ابدی انسانی اخوت اور انسانی وقار کی جو قدریں ہمیں بتائی تھیں ان کی بنیاد پر ایک منصفانہ امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور کانفرنس عربوں کی حمایت کے لئے مسلم اتحاد کو مستحکم کر کے مفید کام کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلامی کانفرنس کو دنیا بھر میں امن و خوشحالی کی قوتوں غیر جانبدار قوموں اور سامراج نوآبادیاتی نظام اور نسل پرستی اور ہر قسم کے تسلط اور استحصال کے خلاف جنگ کرنے والی قوتوں کے ساتھ اتحاد کا اعلان کرنا چاہیئے۔ شیخ مجیب نے کہا کہ فلسطین کے عوام کے ساتھ جو ناانصافیاں کی گئی ہیں ان کو ختم کیا جانا چاہیئے اور عربوں کی زمین پر اسرائیلیوں کا غاصبانہ قبضہ ختم کر کے ہمیں بیت المقدس پر اپنے حقوق واپس لینے چاہئیں۔

شیخ مجیب نے مشرق وسطیٰ کی جنگ میں قربانیاں دینے والے عرب مجاہدوں کی تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے اسرائیل اور اس کے ساتھیوں کی طاقت کے بھرم کا پردہ چاک کر دیا ہے جس سے یہ توقع پیدا ہو گئی ہے کہ انجام کار انصاف کا بول بالا ہو گا۔ شیخ مجیب نے کہا کہ ہم اس بات سے مکمل طور پر اتفاق کرتے ہیں کہ اب وقت آ پہنچا ہے جبکہ متحد اور مربوط کارروائی کر کے ہم ان ناانصافیوں اور مظالم کا خاتمہ کر سکتے ہیں جو ہمارے بھائیوں کو برداشت کرنے پڑے۔

شیخ مجیب نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آج ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ اپنے وسائل کو ایک مربوط پالیسی کے تحت یکجا کر کے سب کے لئے امن و انصاف حاصل کر سکیں۔ بنگلہ دیش کے ساڑھے سات کروڑ عوام اس مربوط پالیسی کو مضبوط اور مؤثر بنانے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری متحد کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے

ڈاکٹر آدم ملک

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر آدم ملک نے اسلامی سربراہ کانفرنس کو عالم اسلام کو متحد کرنے اور مسلمانوں کو اجتماعی سیاسی قوت بنانے کا اہم اور سنہری موقعہ قرار دیا اور خیال ظاہر کیا کہ اس سے اسلام اور اسلامی بھائی چارے کا احیا کرنے میں مدد ملے گی۔ موضوع بحث کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے جھگڑے کے بنیادی اسباب دور کرنے سے ہی علاقے میں صحیح معنوں میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ انہوں نے بیت المقدس سمیت تمام مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق بحال کرنے پر زور دیا اور تجویز پیش کی کہ مسلمانوں کو اس مسئلے پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کا بھی تعاون حاصل کرنا چاہیئے، کیونکہ بیت المقدس مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر آدم ملک نے گذشتہ رمضان کی جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کرنے پر عربوں کو خراج تحسین پیش کیا

عبدالمنعم الرفاعی

اردن کے شاہ حسین کے خصوصی مشیر جناب عبدالمنعم الرفاعی نے اس بات پر زور دیا کہ یہودیوں کی جارحیت کو ختم کرنے اور عرب علاقے خالی کرانے کے لئے تمام مسلمان متحدہ محاذ قائم کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں صرف بیت المقدس کو ہی آزاد نہیں کرانا بلکہ ان تمام علاقوں کو یہودیوں کے چنگل سے آزاد کرانا ہے۔ جن پر ۱۹۶۷ء سے ان کا قبضہ ہے۔

تقی الدین الصلح

وزیر اعظم لبنان مسٹر تقی الدین الصلح نے اپنی تقریر میں کہا اس وقت تک مشرق وسطیٰ میں نہ تو استحکام ہو سکے گا نہ صحیح معنوں میں تحفظ اور امن و امان کی فضا ہو گی جب تک اہل فلسطین کو ان کا حق خود ارادیت نہیں دیا جاتا اور اسرائیل تمام مقبوضہ عرب علاقے خالی نہیں کر دیتا۔ انہوں نے کہا کہ اکتوبر کی جنگ نے عربوں کا وقار بلند کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عربوں نے تیل کا حربہ کسی ملک کی ترقی و تعمیر روکنے کے لئے اختیار نہیں کیا گیا بلکہ توانائی کا بحران اس صورت حال کا نتیجہ ہے جو تیل پیدا کرنے والے ممالک اور خام اجناس مہیا کرنے والے ممالک کے مابین پیدا ہو گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ بیت المقدس اسلامی ورثے کا وہ حصہ ہے جسے الگ نہیں کیا جا سکتا اور نہ مسلمانانِ عالم اس مقدس شہر کی حیثیت کو بدلنا گوارا کر سکیں گے۔

تن عبدالرزاق

ملائشیا کے وزیر اعظم تن عبدالرزاق نے توقع ظاہر کی ہے کہ اسلامی دنیا اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی میں لازماً کامیاب ہو جائے گی۔ اسلامی سربراہ کانفرنس کے دوسرے کھلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے تنکو عبدالرحمٰن

(باقی صہ ۱۳)

کانفرنس نے تمام رکن ملکوں سے کہا ہے کہ وہ پرتگال رہوڈیشیا اور جنوبی افریقہ کے ساتھ لین دین اور تعاون ختم کر دیں۔ کانفرنس نے تمام رکن ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ ان قراردادوں پر عملدرآمد کے سلسلہ میں بین الاقوامی اداروں کی وساطت سے کی جانے والی کارروائیوں کی حمایت کریں کانفرنس نے اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل جناب حسن التہامی سے درخواست کی ہے کہ وہ قراردادوں پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔

کاروان جمعیۃ منزل بہ منزل

تربیتی کنونشنوں میں پورے جوش وخروش کیساتھ شریک ہوں

نئے سیاسی حالات کے پیش نظر ملکی سالمیت کا تحفظ ہمیں کرنا ہوگا۔

جماعتی کارکنوں سے صوبائی عہدیداروں کی اپیل

جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبیداللہ انور نائب امیر مولانا غلام ربانی، مولانا قاری عبدالسمیع، ناظم عمومی مولانا نیاز احمد گیلانی اور ناظم مولانا محمد رمضان نے ایک مشترکہ بیان میں صوبہ بھر میں جمعیت کے تمام کارکنوں پر زور دیا ہے کہ وہ ڈویژنل سطح پر صوبائی جمعیت کی طرف سے منعقد ہونے والے تربیتی کنونشنوں میں پورے جوش وخروش کے ساتھ شریک ہوں تاکہ ہم پورے نظم وضبط کے ساتھ تیزی سے بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں اپنی ذمہ داریاں سنبھال سکیں۔ جمعیت کے رہنماؤں نے کہا مستقبل قریب میں جمعیت علماء اسلام کو ملکی سالمیت کے تحفظ جیسی مقدس اور اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا پڑے گا اس لئے عام کارکنوں کو فکری وعملی طور پر اس کام کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے تاکہ وقت آنے پر ہم پوری مستعدی کے ساتھ دین وملک اور قوم کی خدمت کر سکیں

جیکب آباد کا ضمنی الیکشن

(رپورٹ عبدالستار بروہی)

صوبہ سندھ کے حلقہ پی ایس ٹو جیکب آباد II کے ضمنی انتخاب منعقدہ ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء کے لئے برسراقتدار پارٹی کی طرف میر ہزار خان بجارانی نے نامزدگی فارم پر کیا ان کے مقابلہ میں جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر مولانا سید محمد شاہ امروٹی نے فارم داخل کئے۔ جب کہ میر ہزار خان کو پہلے سے صوبہ سندھ کے محکمہ ٹرانسپورٹ کا وزیر بنایا گیا تھا۔ تعجب کی بات تو یہ ہے میر ہزار خان کا نام پورے پاکستان میں کسی ووٹر لسٹ میں درج نہیں ہے۔ انہوں نے میر کرم خان عرف میر ہزار خان کے نام سے فارم داخل کیا اور جیکب آباد کے ریٹرننگ افسر نے ایسے فارم کو بحال کر دیا اور جمعیت علماء اسلام کے امیدوار کا فارم بھی بحال کیا۔ جس کی پاداش میں اس کا فوری طور پر تبادلہ کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخاب میں اس حلقے کے پولنگ اسٹیشن ۷۵ تھے جن کو بلاوجہ گھٹا کر صرف ۵۰ کر دیا گیا۔ اور جمعیت کے امیدوار کو آخری ووٹنگ لسٹ ۸ تاریخ کو مہیا کر دی گئی جب کہ انتخاب میں دو دن باقی تھے۔ اور اس میں اکثر پولنگ اسٹیشن کے علاقوں میں کافی ردوبدل کر دیا گیا تھا اور دفعہ ۱۴۴ کی آڑ میں جمعیت کے امیدوار کو کنوسنگ کرنے کے لئے جلسوں کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اور ورکروں پر جابجا تشدد کیا گیا۔ جمعیت کی جیپوں سے جھنڈے اور بینز زبردستی اتار کر پھاڑے گئے اور جمعیت علماء اسلام کے امیدوار پر ٹھل شہر کے بھرے بازار میں دن دھاڑے فائرنگ کی گئی۔ اس قسم کے تشدد کے خلاف حکومت کی طرف رجوع کیا گیا۔ لیکن الٹا جمعیت کے کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدمے دائر کر دیئے گئے۔ بایں ہمہ عوام میں جمعیت کے امیدوار کی پوزیشن بہت ہی مضبوط تھی۔ جس سے گھبرا کر حکمران پارٹی کے وزیر امیدوار نے تمام پولنگ اسٹیشنوں کے سٹاف سے ۱۰ کی رات کو بیلٹ بکس بھروانے شروع کر دیئے اور دوسرے علاقوں سے بسوں میں باہر کے لوگ لائے گئے۔ تاکہ اصلی ووٹروں کی بجائے ان سے جعلی ووٹ ڈلوائے جائیں۔ ان دھاندلیوں کی شکایت حکام بالا کو پہنچائی گئی۔ مگر کوئی تدارک نہیں ہوا۔

جب ۱۰ فروری کی صبح کو جمعیت کے الیکشن ایجنٹ اور امیدوار پولنگوں کے معائنہ کے لئے ٹھل پولنگ اسٹیشن پر پہنچے تو دیکھا یہ گیا کہ باہر کے لوگ جعلی ووٹ بڑے اطمینان سے ڈال رہے ہیں۔ اس دھاندلی کے خلاف پریذائڈنگ افسر سے شکایت کی گئی۔ تو پولیس نے صحیح ووٹروں پر لاٹھی چارج کیا اور جمعیت کے پولنگ ایجنٹوں کو زبردستی پولنگ اسٹیشن سے باہر نکال دیا۔ نہ صرف ٹھل شہر بلکہ حلقہ کے تمام پولنگ اسٹیشنوں سے جمعیت کے ایجنٹوں کو نکالا گیا۔ اور بعض ایجنٹوں کو اغوا کر لیا گیا حاجانہ پولنگ اسٹیشن میں پیپلز پارٹی صوبہ سندھ کے سینیٹر نے پولنگ اسٹیشن میں داخل ہو کر جمعیت کے پولنگ ایجنٹوں کو جو کہ بگٹی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے مارپیٹ کر ہنگامہ کر دیا۔ اور پولیس سے فائرنگ کروائی۔ جس سے ان کا ایک آدمی قتل ہوا۔ لیکن الٹا بگٹی کے نہتے اور بے گناہ ووٹروں پر مقدمے دائر کر کے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور اکثر پولنگ اسٹیشن صبح ۹ بجے بند کر دیئے گئے تھے۔ اور ووٹروں کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ آپ کے ووٹ تو کل سے داخل ہو چکے ہیں۔ آپ واپس جائیں۔ ان حالات کو دیکھ کر عوام میں پیپلز پارٹی کے اس گھناؤنے کردار اور دھاندلیوں کے خلاف سخت نفرت پیدا ہو گئی۔ لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا۔ کہ پیپلز پارٹی کے دور میں عوام کو تو کچھ نہیں دیا گیا فقط ایک ووٹ کا حق تھا وہ بھی اس نے ہم سے چھین لیا۔ اور ہم پنجاب کے ضمنی انتخابات کے بارے میں دھاندلیوں کی باتیں سنتے تھے۔ لیکن اس حلقہ کے ضمنی انتخاب میں ہم نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا۔

ضلع مردان کے اجتماعات

ناظم اعلےٰ جمعیت علماء اسلام ضلع مردان مولانا حافظ گل رحم وامیر ضلع مولانا لطف الرحمان نے جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب کی ہدایت پر ضلع مردان میں مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا ہے۔ اور تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام کامیاب بنانے کے لئے تمام ارکان کو دعوت نامے ارسال کریں اس دورہ میں ناظم اعلیٰ اور امیر ضلع مردان کارکنوں سے خطاب فرمائیں گے۔

مورخہ ۳ مارچ بروز اتوار ۹ بجے صبح سٹی مردان کا اجلاس ہوگا۔ ۴ مارچ بروز پیر ۹ بجے صبح صوابی، ۹ مارچ بروز ہفتہ ۹ بجے صبح حلقہ کمال زئی۔ ۱۰ مارچ بروز اتوار ۹ بجے صبح حلقہ رزڑ۔ ۱۶ مارچ بروز ہفتہ ۹ بجے صبح شمالی امازئی ۱۷ مارچ بروز اتوار ۹ بجے صبح حلقہ بلدق ۱۸ مارچ بروز پیر جنوبی امازئی ۲۳ مارچ بروز ہفتہ کاٹلنگ۔ ۲۴ مارچ بروز اتوار شیر گڑھ۔ ۳۰ مارچ بروز ہفتہ تخت بائی۔ ۳۱ مارچ بروز اتوار علاقہ جلدون۔

بقیہ — اداریہ

کی سازشوں سے پردہ اٹھایا گیا تھا، اسی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بھی "المتنبیٔ القادیانی" کے نام سے اپنا عربی کتابچہ شائع نہ کر سکی۔ جسے مجلس کے زعماء بیرونی مہمانوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ حتیٰ کہ مشہور شاعر ابوالاثر حفیظ جالندھری کو بھی یہ شکایت ہے کہ ان کی ایک نظم کا عربی ترجمہ صرف اس لئے اشاعت سے روک دیا گیا کہ اس میں "یہود و نصاریٰ" کی مذمت موجود تھی۔

ہم سمجھ نہیں پائے کہ پاکستان کی سیاسی و مذہبی جماعتوں کو معزز مہمانوں سے دور رکھنے اور پاکستانی عوام کو مہمانوں تک اپنے دلی جذبات پہنچانے سے روکنے میں کانفرنس کی کامیابی کا کونسا راز پنہاں تھا۔

بہر حال ان تمام شکایات کے باوجود ہم کانفرنس کے فیصلوں اور مسلم راہنماؤں کے اس اتحاد کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان فیصلوں پر عمل کرنے اور اتحاد عالم اسلام کی خاطر صحیح سمت قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

(۲۷، فروری)

یہ بیان من گھڑت ہے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ کے امیر حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب نے "امروز" ملتان میں ان سے منسوب بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے ہزاروی گروپ کی حمایت میں کوئی بیان نہیں دیا اور نہ میرا اس گروپ سے کوئی تعلق ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے جمعیۃ کی پالیسی سے مکمل اتفاق ہے۔

انعام حاصل کریں

حدیث کی ایک کتاب بذل المجہود جلد ۵ کے کتابت شدہ دو سو آٹھ صفحات قادر آباد کالونی سے علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ جانے والی بس میں گم ہو گئے ہیں۔ یہ کتابت شدہ صفحات تھیلے میں تھے جو میں نے خود اپنے ساتھ کے ایک مسافر کو پکڑایا تھا، لیکن راستہ میں حضرت کیلیانوالہ کے سٹاپ پر اترتے ہوئے اس سے واپس لینا بھول گیا اور وہ مسافر بھی تھیلہ واپس کرنا بھول گیا۔ اب اگر وہ صاحب خود یہ اشتہار دیکھ کر کتاب واپس کر دیں یا کوئی اور صاحب اس بارے میں درج ذیل مقامات پر اطلاع دیں تو ان کو ایک صد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔

(۱) مولوی عبدالحفیظ معرفت مولوی محمد ادریس خوشنویس حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

(۲) مکتبہ ... نمیہ چوک فوارہ نزد سول ہسپتال ملتان شہر

ملک احمد حسن کی طرف سے تردید

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ کا اجلاس بمقام مدرسہ دارالعلوم مدنیہ ڈی، جی خان روڈ مظفر گڑھ زیر صدارت حضرت مولانا سید عبدالرزاق شاہ صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ نائب امیر ضلع حضرت مولانا عبدالمجید صاحب چوک منڈا نے ضمنی انتخابات کے بائیکاٹ پر مفصل روشنی ڈالی اور ملک احمد حسن صاحب ایڈووکیٹ سے متعلق جو بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر ہوئے تھے۔ ان کی ملک احمد حسن صاحب نے تردید فرمائی۔ اور اس سلسلہ میں اپنے مندرجہ ذیل تحریری بیان کا حوالہ دیا۔

بخدمت جناب ریٹرننگ آفیسر صاحب مظفر گڑھ

میں متحدہ محاذ کے فیصلہ کے مطابق حلقہ ۱۴۵ پی۔پی مظفر گڑھ سے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لیتا ہوں۔

(دستخط بحروف انگریزی ملک احمد حسن ایڈووکیٹ مظفر گڑھ)

مفتی محمد صدیق صاحب نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی کا جنرل سیکرٹری میرے سامنے آیا اور ملک احمد حسن صاحب کا گھیراؤ کیا اور کہا کہ آپ یہ بیان دیں کہ میں رضا کارانہ طور پر دستبردار ہوتا ہوں۔ لیکن ملک صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور غنڈہ گردی پر قابو پایا جائے۔ اور اگر حکومت ان چیزوں پر کنٹرول نہیں کر سکتی تو مستعفی ہو جائے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان سے فوج کو واپس بلایا جائے۔ وہاں کے عوام کو ان کا جمہوری حق دیا جائے۔ اور سردار عطاء اللہ مینگل، غوث بخش بزنجو، اور سردار خیر بخش مری اور دیگر سیاسی اسیروں کو رہا کیا جائے

یہ اجلاس حضرت مولانا نافع گل اور حضرت مولانا محمد یوسف الحسینی کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے آمین!

(شیخ محمد اکبر ناظم دفتر)

جمعیۃ کراچی کا دفتر باقاعدہ کام کر رہا ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جمعیۃ کا دفتر چھوٹا میدان نزد گول مارکیٹ ناظم آباد میں باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ دفتر روزانہ عصر سے مغرب تک کھلا رہتا ہے۔ ناظم مولانا محمد سعدی صاحب کو مقرر کیا گیا ہے جو کہ دفتر مرکزیہ ملتان میں ناظم دفتر رہ چکے ہیں۔ احباب کراچی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ جمعیۃ سے ہر طرح تعاون فرمائیں۔

انتقال پُر ملال

یہ خبر دینی حلقوں میں نہایت رنج سے سنی جائیگی کہ مجلس احرار کے پرانے کارکن اور دینی و تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے علماء کرام کے خادم رفیق غلام ربانی صاحب تلہ گنگ ضلع کیمبلپور کے والد بزرگوار گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ مولائے کریم مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

شریک غم:۔ اراکین جمعیۃ اہلسنت والجماعت تلہ گنگ ضلع کیمبلپور

حضرت درخواستی عمرہ کر کے کراچی پہنچ گئے

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی عمرہ کرنے کے بعد گذشتہ منگل کو کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر بہت بڑی تعداد میں احباب جمعیۃ اور معززین کراچی نے استقبال کیا

مفتی محمد شفیع رو بصحت ہو رہے ہیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) رسالہ البلاغ کے مدیر مولانا محمد تقی صاحب عثمانی کے مطابق مولانا محمد شفیع صاحب اب رو بصحت ہیں اور ملاقات جمعہ کے علاوہ کسی بھی روز دن کو گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے تک کی جا سکتی ہے۔

جامعہ ربانیہ کے زیر اہتمام جلسہ

ملتان قاسم باغ میں یکم اپریل کو بعد نماز عشاء جلسہ عام ہوگا جس میں مولانا عبدالمجید ندیم، جناب قاری نورالحق قریشی اور دیگر ممتاز علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔

(مہتمم جامعہ ربانیہ ملتان)

اگلا شمارہ
احتجاجاً شائع نہیں ہوگا

ایجنٹ حضرات کو مسلسل توجہ دلانے کے باوجود ان کا رویہ درست نہیں ہوا اور وہ ابھی تک ادارہ کی حالت زار پر ترس کھانے کو آمادہ نہیں۔ ادارہ قرض کے شکنجہ میں بری طرح جکڑا جا چکا ہے اور مجبوراً اعلان کیا جا رہا ہے کہ نادہندہ ایجنٹ حضرات کے رویہ اور کارکنوں کی بے حسی کے خلاف شدید احتجاج کے طور پر ترجمان اسلام کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

اب یہ کارکنوں کا کام ہے کہ وہ ان حضرات سے ادارہ کے بقایا جات کی وصولی میں دلچسپی لیں تاکہ ترجمان اسلام قرض سے نجات پا کر صحافت کی دنیا میں اپنے صحیح مقام کے حصول کی جدوجہد کر سکے۔

(ادارہ)

کارکنانِ جمعیۃ کی خدمت میں

(از حضرت مولانا نیاز محمد ناظم مرکزی)

معزز کارکنان جمعیۃ علماء اسلام!

آپ خوش نصیب ہیں کہ اس پُر فتن دور میں دین اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے کمربستہ ہیں اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ علماء حق کی راہنمائی و سرپرستی آپ کو حاصل ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج ملک میں چاروں طرف اسلامی عقاید اور احکام شرعیہ کو پامال کرنے کے لئے حکومت کی سرپرستی میں تحریکیں چل رہی ہیں۔ ختم نبوت، حجیت حدیث عدالتِ صحابہؓ جیسے قطعی اور اجماعی مسائل کو مجروح کیا جا رہا ہے (ام الخبائث) شراب کے پینے پلانے کو ترقی اور فیشن سمجھ کر حکمران طبقہ اپنے ماتحتوں کو عمل سے ترغیب دے رہا ہے۔ زنا اور بے حیائی کو فروغ دینے کے لئے حکومت لائسنس جاری کر رہی ہے۔ قوم کو بد اخلاق بنانے کے لئے سینما گھر اور کلب وغیرہ بنائے جا رہے ہیں۔ ظالمانہ نظام قائم ہونے کی بدولت غریبوں کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ سیاسی رشوتوں اور لالچ و دباؤ سے ضعیف الایمان، کم عقل، غیر مستقل اشخاص کو پھسلایا جا رہا ہے۔ الغرض خدا کی نافرمانی کا دور دورہ ہے۔ اس بد نصیب اور رحمت سے محروم دور میں اللہ تعالےٰ کے ازلی و ابدی دین متین کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہونا جہاد اکبر ہے۔

صاحب نورالانوار ملا جیونؒ کا واقعہ ہے کہ بادشاہ وقت نے دہلی میں خلاف شریعت ایک حکم نافذ کیا تھا۔ ملا جیون نے بادشاہ سے ملاقات کر کے مطالبہ کیا کہ یہ حکم شریعت کے خلاف ہے اس کو واپس لیا جائے۔ بادشاہ اپنی بادشاہی کے گھمنڈ میں تھا، کہا کہ جاؤ اپنا راستہ پکڑو۔ ملا جیونؒ نے پھر کہا کہ میں ایک مقصد کے لئے آیا ہوں۔ اس کو پورا کر کے جاؤں گا۔ بادشاہ نے پھر سختی سے کہا کہ چلے جاؤ۔ آگے بات مت کرو۔ ملا جیونؒ نے پھر اصرار کیا۔ بادشاہ نے کہا کہ حکم واپس نہیں لوں گا۔ اب کیا کرو گے۔ ملا جیونؒ نے فرمایا کہ اگر اس غیر شرعی حکم کو منسوخ نہیں کرو گے تو میں تیرے خلاف جہاد کروں گا۔

بادشاہ نے کہا کہ کیا جہاد کرو گے، اپنے آپ کو ختم اور ہلاک کرو گے۔ ملا جیونؒ نے فرمایا کہ تم نے جہاد کا معنیٰ سمجھا نہیں ہے۔ جہاد تو کہتے اسی کو ہیں کہ انسان اپنے آپ کو قربان کرے۔ ملا جیونؒ بادشاہ وقت کے سامنے جہاد کا اعلان کر کے روانہ ہو گئے۔ اتنے میں بادشاہ کے ساتھ ایک نیک دل مشیر تھا۔ انہوں نے بادشاہ کو کہا کہ اس شخص کو معمولی نہ سمجھیں یہ خدا کا نیک اور مخلص بندہ ہے۔ اس کے ساتھ خدا کی خفی تدبیر کار فرما ہے۔ اس کو واپس بلالو اور مذکورہ حکم منسوخ کر کے اس کو خوش کر دو۔ چنانچہ واپس بلا لیا اور حکم منسوخ کر کے ملا جیونؒ سے معافی مانگ لی۔

میرے دوستو! اس واقعہ کو بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ اگرچہ آج کے دور میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے میدان میں نکلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے باوجود مایوس اور بددل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان تمام نامساعد حالات کا مقابلہ کر کے چٹان کی طرح ڈٹ جانا چاہیئے۔ استقلال و توکل کا مظاہرہ چند دن پہلے بلوچستان میں آپ نے دیکھ لیا۔ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان نے بے بسی کے عالم میں مرزائیوں کے خلاف تحریک چلائی۔ حق تعالیٰ کی غیبی نصرت شامل حال رہی، مرزائیوں کو نکالا گیا اور حکومت بلوچستان نے مرزائیوں کا تمام لٹریچر ضبط کیا۔ فللہ الحمد۔ الغرض اس امتحان میں اترنے کے بعد خدا تعالیٰ کے ازلی وعدہ کے مطابق (یقول الرسول والذین آمنوا معہ متیٰ نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب) حق تعالیٰ کی نصرت و مدد یقیناً آپ کے ساتھ ہوگی۔ آپ جہاد فی سبیل اللہ میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اپنی آنے والی نسل کے لئے ایک زریں مثال چھوڑ جائیں گے۔ اور آخرت میں عباد اللہ الصالحین میں شامل ہو جائیں گے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اپنے اکابر حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی زید مجدہ و حضرت قائد جمعیۃ مفتی محمود دام ظلہم اور دیگر راہنماؤں کی ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنے عالی مقاصد کے حصول کے لئے سعی بلیغ فرمائیں گے۔ واللہ الموفق وعلیہ التکلان۔

مزدوروں کے مطالبات کی حمائت

جمعیۃ علماء اسلام ہری پور کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب رضا محمد صاحب صدر رابطہ کمیٹی منعقد ہوا۔ جس میں قائدین جمعیۃ مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ، مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا عبیداللہ انور کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور بالاتفاق قاضی شمس الدین درویش کو جمعیۃ سے خارج کرنے کی سفارش کی گئی کیونکہ ان کی سرگرمیاں جمعیۃ کے خلاف ہیں اور ساتھ ہی ان کو جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا ہری پور کی سرپرستی سے علیحدہ کیا گیا اور ان کی جگہ مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی سرپرستی باتفاق رائے قبول کی گئی۔

اجلاس میں درج ذیل قرار دادیں بھی پاس کی گئیں۔

(۱) تربیلہ ڈیم کے مزدوروں پر تشدد کی مذمت کی گئی۔ جس میں مزدوروں پر اندھا دھند وحشیانہ فائرنگ کی گئی۔ اور ان کے مطالبات قبول کرنے کی بجائے ان کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ اجلاس تربیلہ ڈیم کے مزدوروں کے مطالبات کی پرزور حمایت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ متاثرین تربیلہ ڈیم کو مناسب معاوضہ دیا جائے اور ان کے ساتھ مکمل انصاف کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس شہر میں بڑھتی ہوئی گرانی بالخصوص مٹی کا تیل اور اناج کی قلت پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اگر حکومت گرانی دور نہیں کر سکتی تو مستعفی ہو جائے

حج سے واپسی

مولانا احمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد ساہیوال حج بیت اللہ سے واپس سرگودھا پہنچ چکے ہیں۔

مرکزی قیادت سے میرا کوئی اختلاف نہیں

(مولانا عبدالکریم قریشی)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا عبدالکریم صاحب قریشی مدظلہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ بیر شریف ضلع لاڑکانہ نے بعض شرپسندوں کی پھیلائی ہوئی ان افواہوں کی سختی سے تردید کی ہے کہ وہ (یعنی مولانا عبدالکریم قریشی) جمعیۃ کی مرکزی قیادت سے متفق نہیں اور انہیں جبراً نائب امیر مرکزی منتخب کیا گیا ہے۔ آپ نے ہنگورجہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی اور مرکزی قیادت سے پوری طرح متفق بلکہ اس میں شامل ہوں مجھے حضرت درخواستی مدظلہ اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ پر مکمل اعتماد ہے۔ اس لئے احباب کو میرے ہے کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔

ہم جمعیۃ کے ساتھ ہیں

جمعیۃ علماء اسلام [illegible] ہنگو کے ناظم جناب محمد اسمٰعیل قریشی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تحصیل کے تمام جماعتی کارکن حضرت درخواستی مدظلہ اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے غلط پروپیگنڈا کرنے والوں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف الزام تراشی سے باز آجائیں

سیرت ختم نبوۃ کانفرنس

ساہیوال کے معروف دینی وعلمی ادارہ جامعہ رشیدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار حسب روایات سابقہ انعقاد پذیر ہوگا رشیدیہ کانفرنس کے مدعوئین میں حضرت درخواستی مدظلہ حضرت مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں، آغا شورش کاشمیری شامل ہیں۔ احباب تواریخ نوٹ فرمالیں۔

(فاضل رشیدی مدیر الجامعہ ساہیوال)

رفیع اللہ شاہ کہاں ہیں؟

میرا بھائی مسمی رفیع اللہ شاہ تقریباً ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر وہ خود پڑھے یا اس کے بارے میں کسی صاحب کو علم ہو تو براہ کرم پتہ ذیل پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

المعلن محمد صابر شاہ ہزاروی متعلم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

لائلپور جمعیۃ کا دفتر

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کا دفتر واقعہ گول چوک چنیوٹ بازار اب باقاعدہ مندرجہ ذیل اوقات میں کھلا رہتا ہے۔ احباب کرام رابطہ قائم کریں۔

صبح ۹ بجے سے دوپہر ۱۲ بجے تک پھر ½ ۱۲ بجے سے ۴ بجے شام تک کھلا رہتا ہے۔

بقیہ ــــ قائدین کے ارشادات

کی مساعی کی تعریف کی اور کہاکہ خوش قسمتی سے اب جو نئے سیکریٹری جنرل ملے ہیں وہ پکے مسلمان ہیں۔ انہوں نے کیمران گیبون، گنی بساؤ، یوگنڈا، اپر وولٹا اور گیمبیا کے سیکریٹریٹ کا رکن بنائے جانے کے فیصلہ کا بھی خیر مقدم کیا کانفرنس میں فلپائنی مسلمانوں کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے عالم اسلام کے سربراہوں سے اپیل کی کہ اس مسئلہ کے منصفانہ حل کے لئے حکومت فلپائن پر اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ انہوں نے بتایاکہ فوجی مظالم سے تنگ بہت سے فلپائنی مسلمان ..... فلپائن سے جان بچاکر ملائشیا میں پناہ لے چکے ہیں۔

وزیر اعظم ملائشیا نے اسرائیل کی ہٹ دھرمی کی مذمت کی اور کہاکہ اس نے عرب علاقے خالی کرنے کے سلسلے میں اب تک تمام بین الاقوامی اپیلوں اور مسئلہ مشرق وسطیٰ کے حل کے لئے پیش کی گئی تجاویز کو نہایت ڈھٹائی سے نظر انداز کیا ہے۔ اس طرح اس نے بیت المقدس پر قبضہ جماکر عالمی رائے عامہ کی توہین کی ہے۔ جس پر تمام امن پسند ممالک کو بجا طور پر تشویش ہے۔

یاسر عرفات

عرب فدائین کے محبوب قائد جناب یاسر عرفات نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فلسطین کی آزادی کو دنیائے اسلام کی سب سے بڑی ذمہ داری قرار دیا اور کہا مجھے امید ہے کہ آئندہ سربراہ کانفرنس یروشلم میں ہوگی۔ انہوں نے کہا ان کی تنظیم فلسطین کی آزادی اور فلسطینی عوام کے حقوق کی بحالی تک اپنی جد و جہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے پوری دنیا کے جمہوریت پسندوں، تحریک آزادی کے سپاہیوں سے اپیل کی کہ وہ فلسطین کی آزادی کی جد و جہد میں ان کی حمایت کریں۔ مسٹر یاسر عرفات نے پاکستانی عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی بدولت انہیں اس کانفرنس میں شرکت کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے پاکستان کو دنیائے اسلام کی یہ عظیم کانفرنس منعقد کرنے پر زبردست خراج تحسین ادا کیا۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں قرآن ہو اور وہ متحد جد و جہد کر رہے ہوں تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ انہوں نے یروشلم پر اسرائیلی قبضہ کی تاریخ کا جائزہ لیا اور بتایاکہ کس طرح فلسطینی عوام کے خلاف پہلے ۱۹۴۸ء، ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۷ء میں جارحیت کا ارتکاب کیا گیا۔ انہوں نے حالیہ عرب اسرائیل کا حوالہ دیتے ہوئے مصر اور شام کی فوجوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہاکہ انہوں نے اسرائیل پر اپنی برتری واضح کردی اور دلیری کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ فلسطینی فدائی بھی ان کے شانہ بشانہ لڑے۔ عربوں نے اس جنگ میں جس بے مثال اتحاد کا مظاہرہ کیا وہ اب پورے عالم اسلام کا اتحاد بن گیا ہے افریقہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ انہوں نے اپنی تحریک آزادی میں تمام دوستوں کی امداد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یروشلم وہ مقدس سرزمین ہے۔ جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور جس سرزمین سے پیغمبر اسلام معراج پر روانہ ہوئے۔ اس کی آزادی لازمی ہے اور اسے آزاد کرانا پورے عالم اسلام کی ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی صدیوں پرانی تہذیب وہاں پھر غالب

آئے گی اور انقلاب فلسطین آ کر رہے گا۔ تاہم انہوں نے کہا ہماری امیدیں آپ پر ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کی امداد و اعانت سے یروشلم آزاد ہو کر رہے گا۔

خلعت باری

ایران کے وزیر خارجہ جناب عباس علی خلعت باری نے اپنی تقریر میں گذشتہ رمضان کی جنگ کے دوران عربوں کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اس جنگ میں عربوں کی کامیابی مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کو منصفانہ بنیادوں پر حل کرنے کی جانب اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا شہنشاہ ایران اسرائیلی جارحیت کے خلاف عربوں کی ہمیشہ حمایت کرتے رہے ہیں اور ان رہنماؤں میں شامل تھے جنہوں نے ۱۹۶۷ء میں سب سے پہلے اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی تھی۔ اقوام متحدہ اور اس کے مختلف اداروں میں بھی ایران عربوں کے موقف کی حمایت کرتا رہا ہے۔ ایران بیت المقدس کی قانونی حیثیت کو یک طرفہ طور پر تبدیل کرنے کی مخالفت کرتا ہے اور تمام مسلمانوں کی طرح بیت المقدس کی آزادی کو مقدم سمجھتا ہے۔ اس کے علاوہ ایران نے بے وطن ہونے والے فلسطینی عوام کے مؤقف کی ہمیشہ تائید کی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ایران اتحاد عالم اسلام کے لئے بھی پیش پیش رہا ہے اور اسلامی کانفرنس کے بانیوں میں شامل ہے

جمعیت طلبہ اسلام کی سرگرمیاں

(رپورٹ قاضی محمد اشرف)

مخدوم ماڑالہ (ضلع لائلپور)

جمعیت طلبہ اسلام مخدوم ماڑالہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب عبدالشکور عابد منعقد ہوا۔ جناب عطاء الرحمان کی تلاوتِ کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ عبدالشکور صاحب نے "امام حسین رض کی شہادت" کے موضوع پر خطاب کیا اور اتباع امام حسین رض کی تلقین کی۔ بعدازاں ناظم عمومی جناب اللہ دتہ نے سابقہ کارکردگی سنانے کے بعد "تنظیم کی اہمیت" کے عنوان سے بیان کیا۔ ان کے بعد دیگر احباب جمعیت نے بھی باری باری تقریریں کیں۔ اور جمعیت طلبہ اسلام کے پروگرام کو پیش کیا۔

پیر شریف (ضلع لاڑکانہ)

جمعیت طلبہ اسلام پیر شریف کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شاخ ہذا کے کنوینر خان محمد چاچڑ نے حکومت کے اس اقدام کی سخت مذمت کی کہ موجودہ حکومت محض ایک عیاشی کے لئے نورانی مسجد کو شہید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح نوڈیرو میں بھی ایک مسجد کو شہید کرنے کا مذموم ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام کی صورت میں بھی اسکی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت اس حرکت سے باز نہ آئی تو پورے ملک میں اس کے لئے تحریک چلائی جائے گی۔ مساجد کی بے حرمتی مسلمان قطعاً برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ خدا کے عذاب سے بچنے کے لئے اس قسم کے اقدامات سے گریز کیا جائے۔ ورنہ پھر خدا کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہ ہوگی۔

رحیم یار خان

۶ فروری کو جمعیت طلبہ اسلام رحیم یار خان کا ایک اجلاس زیر صدارت مجاہدِ ملت حضرت مولانا غلام ربانی منعقد ہوا جس میں مرکزی ناظم عمومی جناب سید مطلوب علی زیدی بھی شریک تھے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد سٹیج سیکرٹری جناب امام بخش مظہر (صدر ضلع رحیم یار خان) نے جناب رانا انوار الحق بارج سے خطاب کی فرمائش کی بعدازاں کچھ اور احباب نے بھی خطاب فرمایا۔ آخر میں مہمان خصوصی جناب سید مطلوب علی زیدی نے مدبرانہ اور ولولہ انگیز خطاب سے طلبہ کے اندر کام کرنے اور اسلامی انقلاب کے لئے ایک نئی روح پھونک دی۔

انہوں نے مقصد زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ انسان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف کلمۃ الحق ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی نظام خلافت کے قیام کے لئے کیا ہے۔ جو شخص غلبہ اسلام کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ مقصد زندگی سے بے بہرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان غلبہ حاصل کئے بغیر ایمان کا اوّل درجہ حاصل نہیں کر سکتے۔ لہٰذا قوی تر ایمان کے حصول کے لئے مسلمانوں کا غالب ہونا ضروری ہے۔ جمعیت طلبہ اسلام اسی اور درجے کے ایمان کے حصول کے لئے میدانِ عمل میں آئی ہے۔

اس اجلاس سے چند روز قبل شہر رحیم یار خان کا انتخاب بھی ہوا تھا۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

صدر	جناب رشید احمد کھوکھر
نائب صدر	جناب خلیل احمد
ناظم عمومی	جناب حافظ عبدالرحمان اشرف
ناظم	جناب بشیر احمد
ناظم نشریات	جناب حافظ منصور اختر
خازن	جناب ممتاز احمد عباسی

حاصل پور ضلع بہاولپور

جمعیت طلبہ اسلام حاصل پور کا ایک اجلاس مقامی دفتر میں بصدارت جناب ندیم اقبال نشتر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر	جناب محمد اسلم عوزی
نائب صدر	جناب جاوید اقبال
ناظم عمومی	جناب محمد یاسین جاوید
ناظم	جناب محمد طارق انجم
خازن	جناب محمد جمیل ساجد۔

گوجرانوالہ

گذشتہ دنوں جمعیت طلبہ اسلام گوجرانوالہ کا ایک اجلاس دفتر جمعیت میں منعقد ہوا۔ جناب محمد عارف (مرکزی خازن) اور جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے سب سے پہلے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر	سید سعید شاہ
نائب صدر	محمد زاہد
ناظم عمومی	نسیم سحر
ناظم	ارشد محمود
ناظم نشریات	میر معظم

مولانا محترم نے مختلف اداروں سے دینی اور دنیوی تعلیم پانے والے طلبہ کو ایک ہی مقصد کے لئے جمع ہوتا دیکھ کر اظہارِ مسرت فرمایا۔ اور ان کی کوششوں کو قابلِ تحسین گردانا۔ محترم جناب میاں محمد عارف نے جمعیت طلبہ کے پروگرام پر خطاب فرمایا

ضروری اعلان

جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کا تربیتی پروگرام آئندہ دو ہفتوں کے لئے (یکم، ۲، ۳ اور ۸، ۹، ۱۰ مارچ) دیگر ضروری مصروفیات کی وجہ سے ملتوی رہے گا

مرکزی ناظم عمومی جمعیت طلبہ اسلام

ٹیکسلا

جمعیت طلبہ اسلام ٹیکسلا کا دفتر نزد ریلوے پھاٹک سے نوری ہسپتال بلڈنگ نزد تعلیم القرآن ہائی سکول منتقل کر دیا گیا ہے

مناظرہ شورکوٹ

جمعیت طلبہ اسلام شورکوٹ کے طلبہ اور مرزائی طلبہ کے درمیان ایک مناظرہ ہوا۔ مرزائی طلبہ اپنے موقف کی حمایت میں دلائل دینے سے قاصر رہے اور انہیں راہِ فرار اختیار کرنا پڑی۔ مرزا شکیل احمد صاحب نے مرزا غلام احمد آنجہانی کی کتاب سے جو حوالہ پیش کیا۔ وہ صحیح ثابت ہوا۔

پشاور

دار العلوم سرحد میں جمعیت طلبہ اسلام چترال کا ایک انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر جناب شفیع الدین
نائب صدر جناب سرفراز صاحب
ناظم عمومی جناب عبیداللہ صاحب
ناظم جناب محمد حسین شاہ
ناظم نشریات جناب غلام شفیع صاحب
خازن جناب حبیب الرحمان صاحب

پریس کانفرنس

قاری فقیر محمد صاحب ہزاروی نے خیبر ہوٹل پشاور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے نام پر بنے ہوئے اس ملک میں ہم صرف اور صرف اسلامی نظام کو نافذ دیکھنا چاہتے ہیں۔ جمعیت طلبہ اسلام اسی مقصد کے لئے جد وجہد کر رہی ہے۔ اس موقعہ پر گورنمنٹ کالج پشاور۔ کامرس کالج اور میڈیکل کالج پشاور کے بہت سے طلبہ جن کا تعلق اسلامی جمعیت طلبہ اور غازی پختون سٹوڈنٹس سے تھا۔ جمعیت طلبہ اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ جناب آصف بیگ جو دو ماہ کی نظر بندی کے بعد کانفرنس میں موجود تھے۔ نے فرمایا کہ موجودہ حکمرانوں کا ظلم وتشدد ہمیں جادہ منزل سے نہیں ہٹا سکتا۔ ہم اپنے مقصد کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عزم رکھتے ہیں۔

لکی مروت (ضلع بنوں)

جمعیت طلبہ اسلام ڈگری کالج لکی مروت کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کثیر طلبہ نے شرکت کی۔ صدر جمعیت جناب رشید احمد نیازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم طلبہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے جمعیت طلبہ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ملک میں اسلامی نظام برپا کرنے کی سعی وجہد کرنی چاہیئے۔ اور ماضی کے تجربات سے سبق حاصل کرتے ہوئے آئندہ راہ احتیاط کے اصول پر گامزن رہ کر کام کرنا چاہیئے۔

میرپور خاص (سندھ)

جمعیت طلبہ اسلام میرپور خاص کے زیر نگرانی ایک شبینہ ہوا۔ جس میں حافظ محمد اسلم شیخ، حافظ عبد الوحید۔ حافظ مظہر الحسن۔ حافظ اظہر علی۔ حافظ محمد رفیق۔ اور حافظ عبد الرحمان نے قرآن پاک سنایا۔

ضروری التماس

جمعیت طلبہ اسلام کے وابستگان سے التماس ہے کہ کراچی کے تعلیمی اداروں میں جمعیت طلبہ سے منسلک داخلہ لینے والے طلبہ کے نام ارسال فرمائیں۔ اور اس قسم کے طلبہ کو کراچی کے مرکزی دفتر سے رابطہ پیدا کرنے کی ہدایت فرما کر ممنون فرمائیں اوقات ملاقات روزانہ صبح ۹ تا ۲ بجے دن اور اتوار کو تمام دن۔ ہفتہ وار اجلاس ہر اتوار شام ۴/۱/۲ بجے ہوتا ہے۔

محمد فاروق قریشی صدر جمعیت طلبا اسلام کراچی۔ دفتر جمعیت طلبا اسلام کراچی ڈویژن جمشید روڈ ۳ کراچی ۵

مجلس مذاکرہ

گذشتہ دنوں جمعیت طلبہ اسلام کراچی کے زیر اہتمام بعنوان "سیرت سیدنا عمر فاروق رضؓ" بصدارت جناب خان محمد صاحب ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی گورنمنٹ اردو کالج کے جناب حمید الحسین صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے حضرت عمرؓ کی انتظام سلطنت پر مدلّل روشنی ڈالی۔ محترم ایس آر اعوان صاحب نے حضرت عمرؓ کے کارہائے شجاعت بیان فرمائے جب کہ محمد اقبال نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد کی زندگی پر اظہار خیال کیا۔ محمد جمیل نے حضرت عمرؓ کی زندگی کے اس پہلو پر گفتگو کی کہ وہ رعایا کی ہمہ قسم کی نگرانی فرمانے میں کس قدر مستعد تھے۔ مجلس مذاکرہ جناب خان محمد صاحب کے خطبۂ صدارت اور جناب عثمان الوری صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(ایم۔ اے نجمی ناظم نشریات کراچی)

رحیم یار خاں

جنوری کے آخر میں جمعیت طلبہ اسلام رحیم یار خان کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر جناب رشید احمد کھوکھر
نائب صدر ۔ خلیل احمد
ناظم عمومی ۔ حافظ عبد الرحمان اشرف
خازن ممتاز احمد عباسی۔

فروری کے اوائل میں جناب سید مطلوب علی شاہ مغربی پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے رحیم یار خان پہنچے۔ مولانا غلام ربانی صاحب کی صدارت میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ جمعیت طلبہ اسلام کے پروگرام کی اہمیت کے پیش نظر اس کے اراکین و معاونین کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ یعنی انسان مسلمان اور پاکستانی ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم پاکستان ایسی عظیم مملکت میں اسلامی نظام برپا کرنے کی جد وجہد میں ہمہ وقت مساعی اور کوشاں رہیں۔

مدرسہ نور الہدیٰ ضلع نواب شاہ

۱۱ فروری جمعیت طلبہ اسلام مدرسہ نور الہدیٰ کا اجلاس بصدارت جناب محمد سلیم صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

صدر جناب عبد القدوس
نائب صدر غلام اللہ
ناظم عمومی واحد بخش
ناظم محمد یاسین
ناظم نشریات محمد صالح
خازن عبد القادر

اجلاس کے اختتام پر سلیم صاحب نے اتحاد کے موضوع پر ایک مفصل خطاب کیا اور طلبہ کو تنظیم کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

رشتہ داروں سے قطع تعلق

تالیف
امام شمس الدین الذہبیؒ

ترجمہ
زاہد الراشدی

مسلسل

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں بیٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے۔ دوران گفتگو آپ نے فرمایا کہ میں ہر "قاطع رحم" سے حرج محسوس کرتا ہوں۔ اس لئے ہماری مجلس میں جو قاطع رحم ہو وہ اٹھ جاتے،، ایک نوجوان مجلس سے اٹھ گیا۔ اور اپنی پھوپھی کے پاس گیا۔ جس سے اس نے کئی سالوں سے لاتعلقی اختیار کر رکھی تھی۔ اس سے صلح کی پھوپھی نے پوچھا بھتیجے تجھے کون سی چیز یہاں لے آئی ہے۔ نوجوان نے کہا حضرت ابوہریرہؓ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ "قاطع رحم میری مجلس سے اٹھ کھڑا ہو کیونکہ میں اس سے حرج محسوس کرتا ہوں"۔

پھوپھی نے کہا کہ جاؤ ابوہریرہؓ سے دریافت کرو کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے؟

وہ واپس گیا اور پھوپھی کے ساتھ پیش آنے والے قصہ سے سیدنا ابوہریرہ کو آگاہ کیا اور وجہ دریافت کی تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ " اس مجلس پر خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم ہو"۔

ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی مالدار شخص حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ پہنچا اور ایک امانت دار شخص کے پاس ایک ہزار دینار امانت رکھی۔ جب عرفات سے مکہ مکرمہ واپس پہنچا تو وہ شخص فوت ہو چکا تھا۔ اس کے رشتہ داروں سے پوچھا تو سب نے اس امانت کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کر دیا وہ مالدار علماءِ مکہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سارا قصہ بیان کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب نصف رات کا وقت ہو تو بیر زمزم کے پاس جاؤ وہاں اس امین کا نام لیکر پکارو اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو تمہاری پکار کا جواب دیگا۔ وہ شخص آدھی رات کو گیا اور ندا دی مگر کوئی جواب نہ آیا۔ دوسرے روز پھر علماءِ مکہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات کا واقعہ سنایا انہوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ شخص دوزخی نہ ہو اس لئے تم جاؤ یمن کے علاقہ میں برہوت نامی ایک کنواں ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے منہ پر ہے وہاں جاکر اس امین کو ندا دو اگر جہنم والوں میں سے ہے تو جواب دے گا۔ وہ شخص یمن گیا اور کنویں پر جاکر اس کا نام لے کر آواز دی اس نے جواب دیا۔ پھر اس نے پوچھا مال کہاں ہے؟ اس نے کہا گھر میں فلاں جگہ پر میں نے دفن کر دیا تھا۔ اور میں نے لڑکوں کو امین نہیں بنایا تاکہ مجھ پر تہمت نہ لگے پس تم جاکر وہاں سے نکال لو پھر اس نے پوچھا کہ تم جہنم میں کس وجہ سے آئے ہو۔ حالانکہ ہم تمہارے بارے میں نیک گمان رکھتے تھے۔ اس نے جواب دیا میری ایک بہن فقیر تھی جس سے میں نے ملنا جلنا ترک کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر سزا دی اور اس جگہ آگیا۔

اس سزا کی تصدیق اس صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائیگا

رشتہ داروں میں بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی، بھتیجی بھی شامل ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے نیکی کی توفیق مانگتے ہیں وہ جواد و کریم ہے۔

نوٹ:۔ واللہ اعلم حافظ شمس الدین الذہبیؒ نے یہ قصہ کہاں سے نقل کیا ہے ورنہ بظاہر یہ عقل و نقل کے خلاف ہے ارواح کا کنوؤں پر جمع ہونا اور اس طرح لوگوں کی پکار کا جواب دینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں غالباً ترہیب کے طور پر ذہبیؒ نے یہ بے اصل قصہ بھی درمیان میں بیان کر دیا۔ حافظ ابن القیمؒ نے کتاب الروح میں ارواح مومنین کے بیر زمزم اور ارواح کفار کے بیر برہوت پر جمع ہونے کی کہاوت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کا نہ تو کتاب و سنت میں کوئی ثبوت ہے اور نہ کسی ایسے شخص سے منقول ہے جس کا قول حجت بن سکتا ہو۔ حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ قصہ بیان کرنے والوں نے اسے اہل کتاب سے اخذ کیا ہو۔ کیونکہ اس قسم کی روایات وہ کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ (مترجم)

مسئلہ ختم نبوت

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی اور جواہر لال نہرو

اس خط میں حضرت رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان صاحب لدھیانویؒ نے پنڈت جواہر لال نہرو سابق وزیر اعظم ہند کو ان کے بیان کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں پنڈت نہرو نے پاکستان میں ۱۹۵۳ء میں چلنے والی تحریک ختم نبوت کو تنگ نظری پر مبنی قرار دیا تھا۔ اور یہ بیان مشہور اخبارات میں شائع ہوا۔ اس پر رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان صاحب نے ایک مفصل خط مسٹر نہرو کے نام رقم فرمایا اور ختم نبوت کی اہمیت اور تحریک کے پس منظر کو واضح طور پر سمجھایا نیز نہرو کے بیان پر بروقت گرفت کی۔ یہ خط ہمارے حکام کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

(ابن حسن لدھیانوی)

محترم گرامی جناب پنڈت لال صاحب نہرو

تسلیمات! آپ کا وہ بیان میری نظروں سے گذرا جس میں آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں ختم نبوت کی تحریک تنگ نظری پر مبنی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے بیان کا یہ ترجمہ صحیح ہے یا نہیں۔ مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ آپ نے ایک خالص مذہبی معاملے میں کس طرح اظہار خیال فرمایا۔

یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت میں اس وقت تک نہیں رہ سکتا جب تک کہ اس جماعت کے بنیادی عقائد پر یقین نہ رکھتا ہو۔ مثلاً کانگرس میں وہ شخص نہیں رہ سکتا۔ جو اسکی جماعتی ڈسپلن کو نہ مانتا ہو اسی بنا پر بہت سے سچے اور پکے کانگرسی کانگرس سے علیحدہ کر دیئے گئے اسی لئے اسلام میں ہر وہ شخص بطور مسلمان کے رہ سکتا ہے جو اس کے بنیادی عقائد پر یقین رکھے۔ اسلام کسی فرقہ یا سوسائٹی کا نام نہیں بلکہ چند عقائد کا نام ہے جو ان کو سچے دل سے قبول کرے اور ان کا اقرار کرے ختم نبوت کا مسئلہ کوئی پاکستان کا مسئلہ ہی نہیں بلکہ یہ تمام عالم اسلام کا بنیادی اور مشترک مسئلہ ہے جو اسلام کے ۴ بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کی جائے۔

(۲) مرنے کے بعد آخرت کا یقین رکھنا۔

(۳) تمام پیغمبروں پر ایمان لانا خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ پر تشریف لائے ہوں۔

(۴) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری پیغمبر ماننا کہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئیگا جو شخص ان عقیدوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو گا وہ اسلام سے قطعی طور پر خارج سمجھا جائے گا اور نہ ایسے مسلمانوں کی سوسائٹی میں مسلمان کہلا کر رہنے کا حق ہو گا۔ جو شخص مسلمان ہوتا ہُوا کسی معنی میں بھی اپنے آپ کو پیغمبر یا نبی کہے وہ اسلام کا باغی سمجھا جائے گا۔ اور قانون اسلام میں وہ کافر اور مرتد قرار دیا جاوے گا۔

قادیانیوں کی جماعت ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس بنا پر غیر مسلم سمجھتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے چنانچہ قادیانیوں نے مسٹر جناح اور لیاقت علی کے نماز جنازہ میں اسی بنیاد پر شرکت نہیں کہ وہ مسٹر جناح اور لیاقت علی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور وزارتی مشن کے سامنے بھی قادیانیوں نے اپنا مطالبہ علیحدہ پیش کیا تھا کہ ان کو ہندوستان میں اقلیت تسلیم کیا جاوے اور تقسیم ہندوستان کے دوران میں انہوں نے اپنی آزاد حکومت بحیثیت اقلیت کے قائم کرنیکی کوشش کی تھی۔ جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ جماعت (قادیانی) دانستہ اور ارادۃً فرقہ واریت کو پھیلاتی ہے اور پچھلے پانچ برس میں مسلمان عوام سے اسلام کے نام پر قوت حاصل کرتے رہے ہیں اور مزید کرتا چاہتے ہیں۔ مجھے اس سے اختلاف کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ہے۔ کہ وہ جو کچھ مانگیں وہ پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے مانگیں نہ کہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اسلام کو استعمال کریں۔

میری یہ خواہش نہیں ہے کہ آپ تحریک کی حمایت کریں۔ لیکن میری یہ استدعا ضرور ہے کہ آپ یہ کہہ کر کہ ختم نبوت کی تحریک تنگ نظری پر مبنی ہے دنیاءِ اسلام کے مسلمانوں کو دُکھ نہ پہنچائیں

حبیب الرحمان لدھیانوی